فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین

ماہنامہ

السنة

جہلم

شمارہ نمبر 25

ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ، بمطابق نومبر ۲۰۱۰ء

دعائے استفتاح

تعدادِ رکعاتِ وتر

کفن پر لکھنا بدعت ہے

سلف صالحین اور مسلکِ اہلحدیث ②

فہمِ سلف پر اشکالات اور ان کے جوابات

مدیر

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

دار التخصص والتحقیق، جہلم، پاکستان

www.ircpk.com

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اہل سنت کون؟

حافظ ابو یحییٰ نورپوری

امام ابوالقاسم اسمٰعیل بن محمد بن فضل الاصبہانی رحمہ اللہ (۴۵۷۔۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

''اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ جو صفات باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کی ہیں مثلاً صفت وجہ (چہرہ) اور صفت ید (ہاتھ)، ان کو ثابت کیا جائے۔ ہم قطعاً یہ نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا ایسا چہرہ اور ایسا ہاتھ ہے، جس سے مخلوق کے ساتھ تشبیہ لازم آتی ہے، بلکہ ہمارا (اہل سنت والجماعت کا) مذہب یہ ہے کہ ہر وہ صفت حق ہے، جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں خبر دی ہے۔ اس کا قول حق ہے اور ہم ویسے ہی کہتے ہیں، جیسے اس نے فرمایا، اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں بڑھاتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔''

(الحجة في بيان المحجة لابي القاسم الاصبهاني : ۱/۲۱۱)

نیز لکھتے ہیں: ''اہل سنت والجماعت کا بچوں کے بارے میں (جو بلوغت سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں)، عقیدہ وہی ہے جو حدیث نبوی میں بیان ہوا ہے، یعنی ان کے میں توقف کرنا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے ان کے ساتھ سلوک کرے۔ یہی معاملہ فترۃ (زمانہ نبوت سے پہلے دور میں) فوت ہونے والے کے بارے میں اور اس شخص کے بارے میں ہے جس کو دعوت نہیں پہنچ سکی، کیونکہ عذاب تو رسالت کے پہنچ جانے کے بعد ہی واجب ہوتا ہے۔'' (الحجة : ۲/۳۹)

نیز فرماتے ہیں: ''اہل سنت والجماعت کا قول یہ ہے کہ جس حکم شرعی کو عقل سمجھ نہ پائے، اس میں خاموشی اختیار کی جائے اور اس کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔ اس میں بے جا غور و خوض نہ کیا جائے۔ ہم (اہل سنت والجماعت) یہ نہیں کہتے کہ ایسے معاملے کو عقلی میزان پر پیش کیا جائے۔ درست ہو تو قبول کر لیا جائے، ورنہ رد کر دیا جائے۔ یہ تو اس شخص کا طریقہ ہے جو اپنے دین کے بنیاد عقل پر رکھتا ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کی بنیاد اتباع پر رکھی ہے، ان کا طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں۔۔۔'' (الحجة : ۲/۶۶۔۶۷)

نیز لکھتے ہیں: ''اہل سنت والجماعت کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو اس کا عرش پانی پر تھا، وہ آسمان و زمین کے پیدا کیے جانے سے پہلے ہی پیدا کر دیا گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمانوں و زمین کے تخلیق کے بعد عرش پر مستوی ہوا، جیسا کہ قرآن کریم میں بیان ہو گیا ہے۔ اس (استوا) کا معنی یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش کو چھو رہا ہے، بلکہ بلاکیف (کیفیت بیان کیے بغیر ہم کہیں گے کہ) وہ عرش پر مستوی ہے۔۔۔'' (الحجة في بيان المحجة لابي القاسم الاصبهاني : ۲/۱۱۶)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلة لنشر السنة وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

ماہنامہ جہلم

السنة

دار التخصص والتحقیق، جہلم، پاکستان

جلد نمبر ۲ | ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ، بمطابق نومبر ۲۰۱۰ء | شمارہ نمبر ۲۵

مدیر

غلام مصطفےٰ ظہیر

0300-5482125

حافظ ابو یحییٰ نورپوری

Ejaz_saqi@hotmail.com

0301.6808274

قیمت | فی شمارہ 20 روپے | سالانہ: 200 روپے علاوہ محصول ڈاک | پاکستان مع محصول ڈاک 250 روپے

شوکت نصیب خان

ریلوے ہسپتال روڈ، مشین محلہ نمبر ۲

جہلم، پاکستان

دار التخصص والتحقیق

جہلم، پاکستان

محمد اشرف الحنفی

0300-5133346

سلف صالحین اور مسلک اہلحدیث ① — غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری — 2

فہم سلف پر اشکالات اور ان کے جوابات — حافظ ابو یحییٰ نورپوری — 11

کفن پر لکھنا بدعت ہے — غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری — 28

تعداد رکعات وتر — غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری — 34

دعائے استفتاح — غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری — 43

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سلف صالحین اور مسلکِ اہلحدیث ۲

(۱۱) امام معمر بن احمد ابو منصور الاصبہانی (م ۴۱۸ھ) فرماتے ہیں:

فهذا مذهب أهل السنّة والجماعة والأثر ، فمن فارق مذهبهم فارق السنّة ، ومن اقتدى بهم وافق السنّة ، ونحن بحمد الله من المقتدين بهم ، المنتحلين لمذهبهم ، القائلين بفضلهم ، جمع الله بيننا وبينهم في الدارين ، فالسنّة طريقتنا ، وأهل الأثر أئمّتنا ، فأحيانا الله عليها وأماتنا برحمته ، إنّه قريب مجيب .

"یہ (صفاتِ باری تعالیٰ میں تعطیل وتاویل کی نفی) اہل سنت والجماعت اور اہل الاثر کا مذہب ہے۔ جو ان کے مذہب کو چھوڑتا ہے، وہ سنت کو چھوڑتا ہے اور جو ان کی پیروی کرتا ہے، وہ سنت کی موافقت کرتا ہے۔ ہم بحمد اللہ ان (اہل سنت والجماعت) کے پیروکار ہیں اور ان کے مذہب کی طرف منسوب ہیں، ان کی فضیلت کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے ساتھ دنیا وآخرت میں جمع کر دے۔ پس سنت ہمارا راستہ ہے اور محدثین ہمارے ائمہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی (سنت) پر زندہ رکھے اور اپنی رحمت پر فوت کرے۔ وہ قریب ومجیب ہے۔" (الحجة في بيان المحجة لأبي القاسم الاصبهاني : ۱/ ۲۶۰ ، وسنده صحيح)

(۱۲) علامہ ابو المظفر السمعانی رحمہ اللہ (۴۲۶-۴۸۹ھ) فرماتے ہیں:

إنّا أمرنا بالاتّباع وندبنا إليه ، ونهينا عن الابتداع ، وزجرنا عنه ، وشعار أهل السنّة اتباعهم السلف الصالح ، وتركهم كلّ ما هو مبتدع محدث .

"ہمیں اتباع کا حکم دیا گیا ہے اور ہمیں اسی کی طرف ترغیب دی گئی ہے اور ہمیں بدعت سے منع کیا گیا ہے اور ہمیں اس سے ڈانٹا گیا ہے۔ اہل سنت کا شعار اپنے سلف صالحین کی پیروی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور ہر بدعت کو چھوڑنا ہے۔" (الحجة في بيان المحجة لابي القاسم الاصبهاني : ۱/۳۹۵، الانتصار لاهل الحديث : ۳۱)

⑬ قوام السنہ، امام اسماعیل بن محمد الاصبہانی رحمہ اللہ (م ۵۳۵ھ) فرماتے ہیں:

وليس العلم بكثرة الرواية ، وإنّما هو الاتّباع والاستعمال ، يقتدى بالصحابة ، والتابعين ، وإن كان قليل العلم ، ومن خالف الصحابة والتابعين فهو ضالّ ، وإن كان كثير العلم . "علم کثرتِ روایت کا نام نہیں، بلکہ علم تو اتباع واقتدا کا نام ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی پیروی کرے، اگرچہ علم تھوڑا ہی ہو اور جو شخص صحابہ وتابعین کی مخالفت کرے، وہ گمراہ ہے، اگرچہ زیادہ علم والا ہی ہو۔"

(الحجة في بيان المحجة لابي القاسم الاصبهاني : ۲/۴۶۹)

نیز فرماتے ہیں: وذلك أنّه تبيّن للناس أمر دينهم ، فعلينا الاتّباع لأنّ الدين إنّما جاء من قبل الله تعالى ، لم يوضع على عقول الرجال ، وآرائهم ، قد بيّن الرسول صلى الله عليه وسلم السنّة لأمّته ، وأوضحها لأصحابه ، فمن خالف أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في شيء من الدين فقد ضلّ .

"لوگوں کے لیے اپنے دین کا معاملہ واضح ہو گیا ہے۔ ہم پر اتباع ضروری ہے، کیونکہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ دین لوگوں کی عقلوں اور آراء پر نہیں رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی سنت کو امت کے لیے واضح کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے لیے اپنی سنت کی وضاحت کی ہے۔ تو جس شخص نے دین کے کسی مسئلہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مخالفت کی، وہ گمراہ ہو گیا۔" (الحجة في بيان المحجة لابي القاسم الاصبهاني : ۲/۴۷۲)

⑭ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

ومن آتاه الله علما وإيمانا علم أنّه لا يكون عند المتأخّرين من التحقيق إلّا ما هو دون تحقيق السلف ، لا في العلم ولا في العمل .

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم اور ایمان دیا ہو، اسے معلوم ہو جائے گا کہ علم و عمل میں متاخرین کی تحقیق، سلف صالحین کی تحقیق سے ادنیٰ درجہ کی ہی ہو گی۔"

(مجموع الفتاوی لابن تیمیة : ٧/٤٣٦)

نیز فرماتے ہیں: وقد عدلت المرجئة في هذا الأصل (يعني الإيمان) عن بيان الكتاب والسنّة وأقوال الصحابة والتابعين لهم بإحسان، واعتمدوا على رأيهم، وعلى ما تأوّلوه بفهمهم اللغة، وهذه طريقة أهل البدع، ولهذا كان الإمام أحمد يقول: أكثر ما يخطىء الناس من جهة التأويل والقياس، ولهذا تجد المعتزلة والمرجئة والرافضة وغيرهم من أهل البدع يفسّرون القرآن برأيهم ومعقولهم وما تأولوه من اللغة، ولهذا تجدهم لا يعتمدون على أحاديث النبيّ صلى الله عليه وسلم والصحابة والتابعين وأئمة المسلمين، فلا يعتمدون لا على السنّة ولا على إجماع السلف وآثارهم، وإنّما يعتمدون على العقل واللغة، وتجدهم لا يعتمدون على كتب التفسير المأثورة والحديث وآثار السلف، وإنّما يعتمدون على كتب الأدب وكتب الكلام التي وضعتها رءوسهم وهذه طريقة الملاحدة أيضا، إنّما يأخذون ما في كتب الفلسفة وكتب الأدب واللغة، وأمّا كتب القرآن والحديث والآثار، فلا يلتفتون إليها، هؤلاء يعرضون عن نصوص الأنبياء إذ هي عندهم لا تفيد العلم، وأولئك يتأوّلون القرآن برأيهم وفهمهم بلا آثار عن النبيّ صلى الله عليه وسلم وأصحابه، وقد ذكرنا كلام أحمد وغيره في إنكار هذا، وجعله طريقة أهل البدع ... "مرجئہ نے اس اصول (ایمان) میں کتاب وسنت کے بیان اور اقوال صحابہ و تابعین کو چھوڑ دیا ہے اور اپنی عقلوں اور فہم لغت پر مبنی اپنی تاویلات پر اعتماد کیا ہے۔ یہ اہل بدعت کا طریقہ ہے۔ اسی لیے امام احمد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اکثر لوگ غلطی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تاویل اور قیاس میں کرتے ہیں۔ اسی لیے آپ معتزلہ، مرجئہ اور روافض وغیرہم کو دیکھتے ہیں کہ وہ قرآنِ کریم کی تفسیر اپنی آراء اور عقلوں اور لغت پر مبنی اپنی تاویلات سے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نبیِ اکرم ﷺ کی احادیث اور صحابہ وتابعین وائمہ دین پر اعتماد نہیں کرتے۔ نہ وہ سنت پر اعتماد کرتے ہیں نہ سلف کے اجماع پر اور نہ ان کے آثار پر۔ وہ صرف اپنی عقل اور لغت پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ حدیث پر مبنی تفاسیر اور اقوالِ سلف پر بھی اعتماد نہیں کرتے۔ بلکہ وہ کتبِ ادب اور ان کتبِ علم کلام پر اعتماد کرتے ہیں، جن کو ان کے بڑوں نے لکھا ہے۔ ملحد لوگوں کا بھی یہی طریقہ ہے۔ وہ صرف ان چیزوں کو لیتے ہیں جو فلسفے اور لغت وادب کی کتابوں میں ہیں۔ قرآنِ کریم اور حدیث وآثار پر مبنی کتب کی طرف وہ التفات نہیں کرتے۔ یہ لوگ انبیائے کرام کے فرامین سے اعراض کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک وہ علم کا فائدہ نہیں دیتے۔ یہ لوگ قرآنِ کریم کی تفسیر حدیثِ نبوی اور اقوالِ صحابہ کو چھوڑ کر اپنے فہم اور اپنی عقلوں سے کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے ردّ میں امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ کی کلام بیان کی ہے اور انہوں نے اسے اہل بدعت کا طریقہ قرار دیا ہے۔" (الایمان لابن تیمیۃ : ۱۱٤)۔

⑮ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۶۷۳۔۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

جزمت بأنّ المتأخرين على إياس من أن يلحقوا المتقدّمين في الحفظ والمعرفة . "میرا یقین ہے کہ متاخرین حفظ ومعرفت میں متقدمین کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔" (تذكرة الحفاظ للذهبي : ۳/۹٦۹)

نیز فرماتے ہیں: هكذا كان أئمّة السلف لا يرون الدخول في الكلام ولا الجدال ، بل يستفرغون وسعهم في الكتاب والسنّة والتفقه فيهما ، ويتّبعون ، ولا يتنطّعون . "اسی طرح ائمہ سلف علم کلام وجدال میں داخل ہونا جائز نہیں سمجھتے تھے، بلکہ وہ اپنی قوت وطاقت کو کتاب وسنت اور ان دونوں کے فہم میں خرچ کرتے تھے۔ وہ اتباع کرتے تھے، تکلف نہیں کرتے تھے۔" (سير اعلام النبلاء للذهبي : ۱۲/۱۱۹)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نیز فرماتے ہیں: ومن سكت شاكًا مزريًا على السلف ، فهو مبتدع .
"جو شخص سلف پر عیب لگاتے ہوئے شک میں خاموش بھی ہو جائے، وہ بدعتی ہے۔"

(سیر اعلام النبلاء للذہبی : ۱۲/۱۷۸)

⑯ علامہ ابنِ قدامہ الموفق رحمہ اللہ (۵۴۱۔۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

قد ثبت وجوب اتباع السلف رحمة الله عليهم بالكتاب والسنّة والإجماع والعبرة دلّت عليه . "سلف کے اتباع کا واجب ہونا کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ قیاس بھی اس پر دلالت کرتا ہے۔" (ذم التاویل لابن قدامۃ : ص ۳۵)

⑰ امام دارمی رحمہ اللہ (۲۰۰۔۲۸۰ھ) فرماتے ہیں: إنّا نقول : إنّ على العالم باختلاف العلماء أن يجتهد ويفحص عن أصل المسألة حتى يعقلها بجهده ما أطاق ، فإذا أعياه أن يعقلها من الكتاب والسنّة ، فرأى من قبله من علماء السلف خير له من رأى نفسه . "ہم کہتے ہیں کہ علمائے کرام کے اختلاف کی بنا پر ایک عالم کو اجتہاد اور مسئلہ کی دلیل کے بارے میں تحقیق کرنی چاہیے، حتی کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق سمجھے۔ جب کتاب وسنت سے سمجھنے سے وہ عاجز آجائے تو اس سے پہلے سلف کے علمائے کرام کی آراء اس کے لیے اس کی اپنی رائے سے بہتر ہیں۔"

(نقض الامام عثمان بن سعید الدارمی علی المریسی : ۶۶۵)

⑱ علامہ ابنِ رجب رحمہ اللہ (۷۳۶۔۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

وقد ابتلينا بجهلة من الناس يعتقدون في بعض من توسّع في القول من المتأخّرين أنّه أعلم ممّن تقدّم ، فمنهم من يظنّ في شخص أنّه أعلم من كلّ من تقدّم من الصحابة ومن بعدهم لكثرة بيانه ومقاله ، ومنهم من يقول هو أعلم من الفقهاء المشهورين المتبوعين ، وهذا يلزم منه ما قبله لأنّ هؤلاء الفقهاء المشهورين المتبوعين أكثر قولا ممّن كان قبلهم ، فإذا كان من بعدهم أعلم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

منهم لاتّساع قوله كان أعلم ممّن كان أقلّ منهم قولا بطريق الأولى ، كالثوري ، والأوزاعي ، والليث ، وابن المبارك ، وطبقتهم ، وممّن قبلهم من التابعين والصحابة أيضاً ، فإنّ هؤلاء كلّهم أقلّ كلاماً ممّن جاء بعدهم ، وهذا تنقص عظيم بالسلف الصالح ، وإساءة ظنّ بهم ، ونسبته لهم إلى الجهل وقصور العلم . ''ہمیں ایسے جاہل لوگوں سے پالا پڑا ہے، جو زیادہ کام کرنے والے بعض متاخرین کو متقدمین سے بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو کسی ایک شخص کو اس کے زیادہ بیان ومقال کی وجہ سے تمام سلف صحابہ وتابعین سے بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو کسی مخصوص شخص کو ان تمام مشہور مقتدا ائمہ سے بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ اس قول سے بھی پہلے والی بات لازم آتی ہے، کیونکہ یہ مشہور ائمہ اپنے سلف سے زیادہ اقوال کے حامل تھے، اگر ان سے بعد والا شخص زیادہ اقوال کی وجہ سے ان سے افضل ہے تو یہ لوگ اپنے سلف مثلاً امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام لیث، امام ابن المبارک، ان کے ہم عصروں اور ان سے پہلوں، یعنی تابعین اور صحابہ کرام سے زیادہ اقوال رکھنے کی وجہ سے بالاولیٰ ان سے افضل ہوں گے، کیونکہ یہ صحابہ وتابعین اور تبع تابعین بعد والوں کی نسبت کم اقوال رکھتے ہیں۔ اس سے سلف صالحین کی بہت بڑی گستاخی ہوتی ہے اور یہ ان کے بارے میں بدگمانی ہے۔ اور ان کو جاہل اور کم علم کہنے کے مترادف ہے۔'' (فضل علم السلف على الخلف لابن رجب : ٦١)

نیز فرماتے ہیں: ولكن الإنسان على حذر ممّا حدث بعدهم ، فإنّه حدث بعدهم حوادث كثيرة ، وحدث من انتسب إلى متابعة السنّة والحديث من الظاهريّة ونحوهم ، وهو أشدّ مخالفة لها ، لشذوذه عن الأئمّة ، وانفراده عنهم بفهمه ، أو يأخذ مالم يأخذ به الأئمّة من قبله .

''انسان کو سلف صالحین کے بعد والے لوگوں کی نکالی ہوئی نئی چیزوں سے بچنا چاہیے، کیونکہ سلف کے بعد بہت سے حوادث رونما ہوئے اور وہ ظاہری قسم کے لوگ ظاہر ہوئے جو سنت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وحدیث کی پیروی کا دَم بھرتے تھے، لیکن وہ سنت کی سب سے زیادہ مخالفت کرتے تھے، کیونکہ وہ ائمہ کرام سے انفرادیت اختیار کرتے تھے اور ان سے جدا فہم لیتے تھے یا متقدمین نے جو استنباط نہیں کیا، وہ استنباط کرتے تھے۔" (فضل علم السلف علی الخلف لابن رجب : ٦٩)

مزید فرماتے ہیں: فأما الأئمة وفقهاء أهل الحديث فإنّهم يتّبعون الحديث الصحيح حيث كان إذا كان معمولاً به عند الصحابة ، ومن بعدهم ، أو عند طائفة منهم ، فأمّا ما اتفق على تركه فلا يجوز العمل به .

"محدثین میں سے فقہاء اور ائمہ صحیح حدیث جہاں بھی وہ ہو، اس کا اتباع کرتے ہیں، جب وہ تمام صحابہ وتابعین یا ان میں سے کسی گروہ کے ہاں معمول بہ ہو، لیکن جس کو چھوڑنے پر صحابہ وتابعین کا اتفاق ہو، اس پر عمل کرنا (ائمہ حدیث اور فقہائے حدیث) کے ہاں جائز نہیں۔"

(فضل علم السلف علی الخلف لابن رجب : ٤٧)

(١٩) ابو محمد عبداللہ بن ابی زید القیروانی (٣١٠-٣٨٦ھ) فرماتے ہیں:

التسليم للسنن لا تعارض برأي ولا تدفع بقياس ، وما تأوّله منها السلف الصالح تأوّلناه ، وما عملوا به عملناه ، وما تركوه تركناه ، ويسعنا أن نمسك عما أمسكوا ، ونتّبعهم فيما بيّنوا ، ونقتدي بهم فيما استنبطوا ورأوه من الحديث ، ولا نخرج عن جماعتهم فيما اختلفوا فيه أو تأويله ، وكلّ ما قدّمنا ذكره فهو قول أهل السنّة وأئمّة الناس في الفقه والحديث .

"سنتوں کو تسلیم کرنا عقل وقیاس کے خلاف نہیں۔ سنن کی جو تفسیر سلف صالحین نے کی ہے، ہم وہی کریں گے اور جس پر انہوں نے عمل کیا، اسی پر ہم عمل کریں گے اور جس کو انہوں نے چھوڑا، اس کو ہم بھی چھوڑ دیں گے۔ ہمیں یہی کافی ہے کہ جس چیز سے وہ رک گئے، اس سے ہم بھی رک جائیں اور جس چیز کو انہوں نے بیان کیا، اس میں ہم ان کی پیروی کریں اور جو انہوں نے استنباط واجتہاد کیا، اس میں ان کی اقتدا کریں، جس چیز میں ان کا اختلاف ہے، اس میں ان

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کی جماعت سے نہ نکلیں (کوئی نیا مذہب نہ نکالیں، بلکہ اختلافی صورت میں ان میں سے ہی کسی کا مذہب قبول کریں)۔ تمام وہ چیزیں جو ہم نے ذکر کی ہیں، وہ اہل سنت اور فقہ وحدیث کے ائمہ کا قول ہے۔" (الجامع: ۱۱۷)

(۲۰) حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ (ابن ابی زمنین) رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اعلم ـ رحمک اللہ ـ أنّ السنّة دلیل القرآن، وأنّها لا تدرک بالقیاس ولا تؤخذ بالعقول، وإنّما هي في الاتّباع للأئمة، ولما مشی علیه جمهور هذه الأمة ...... "جان لیں کہ سنت قرآنِ کریم کی دلیل ہے۔ سنت کو قیاس اور عقل کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ تو ائمہ کرام اور جمہور امت کے طریقے کے اتباع کا نام ہے۔" (کتاب اصول السنة لابن ابی زمنین: ۱)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وکلّ قول ینفرد به المتأخر عن المتقدّمین، ولم یسبقه أحد منهم، فإنّه یکون خطأ.

"ہر وہ قول جس میں بعد والا متقدمین سے منفرد ہو، اس سے پہلے وہ قول کسی نے نہ کہا ہو، وہ یقیناً غلط ہوگا۔" (مجموع الفتاوی لابن تیمیة: ۲۱/۲۹۱)

ہم اہلحدیث تو یہ کہتے ہیں: ما تکلّم فیه السلف فالسکوت عنه جفاء، وما سکت عنه السلف فالکلام فیه بدعة. "جس مسئلہ میں سلف نے کلام کی ہے، اس بارے میں خاموش رہنا گناہ ہے اور جس مسئلہ میں سلف خاموش رہے ہیں، اس بارے میں کلام کرنا بدعت ہے۔"

نیز کہتے ہیں:

کلّ خیر في اتّباع من سلف ... وکلّ شرّ في ابتداع من خلف

"ہر خیر و بھلائی سلف کے اتباع میں ہے اور ہر برائی بعد والوں کی اختراع میں ہے۔"

علامہ شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فالمتأخر لا یبلغ من الرسوخ في علم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ما يبلغه المتقدم ، وحسبك من ذلك أهل كلّ علم عمليّ أو نظريّ ، فأعمال المتقدمين في إصلاح دنياهم ودينهم على خلاف أعمال المتأخرين ، وعلومهم في التحقيق أقعد ، فتحقق الصحابة بعلوم الشريعة ليس كتحقق التابعين ، والتابعون ليسوا كتابعيهم ، وهكذا إلى الآن ، ومن طالع سيرهم ، وأقوالهم ، وحكاياتهم ، أبصر العجب في هذا المعنى .

''بعد والا شخص علمی رسوخ میں پہلے والے شخص تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں ہر عملی ونظریاتی علم کا یہی حال ہے۔ متقدمین کے دنیا ودین کے اصلاح کے حوالے سے جو کام ہیں، وہ متاخرین کے کاموں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ ان کے علوم، تحقیق میں گہرے تھے۔ صحابہ کرام کا شرعی علوم میں رسوخ تابعین کے رسوخ جیسا نہیں تھا (بلکہ اس سے بڑھ کر تھا)، اسی طرح تابعین، تبع تابعین کی طرح نہیں تھے اور آج تک یہی صورتِ حال ہے۔ جو شخص متقدمین کے احوال، اقوال اور حکایات کا مطالعہ کرے گا، اس سلسلے میں عجیب باتیں دیکھے گا۔''

(الموافقات للشاطبی : ۱/۱۴۹)

❁❁❁❁❁❁❁

غیر اللہ کی قسم!

امام قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا تحلفوا بآبائكم ولا بالطواغيت.

''تم اپنے آباؤ اجداد اور باطل معبودوں کی قسمیں مت اٹھاؤ۔''

(مصنف ابن ابی شیبۃ : الجزء الملحق : ص ۸۹، وسندہٗ صحیحٌ)

❁❁❁❁❁❁❁

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حافظ ابو یحییٰ نورپوری

فہمِ سلف...... کچھ اشکالات اور ان کے جوابات

آج جب کہ ہر فرقہ اپنے مسلک و مذہب کو قرآن و سنت کے دلائل سے مزین کرنے کی تگ ودو میں سرگرم ہے، ایک عام آدمی کے لیے حق و باطل میں امتیاز کرنا خاصہ مشکل ہوا جا رہا ہے۔ قادیانی حضرات تک سب لوگ مختلف چینلز اور انٹرنیٹ پر بیٹھ لوگوں کو قرآن و سنت کے نام پر گمراہ کرنے کی مذموم سعی کر رہے ہیں۔

آخر وہ کون سا طریقہ ہو جس سے ایک متلاشی حق کو یہ پتا چلے کہ فلاں آدمی کا قرآن و سنت سے استدلال صحیح ہے اور فلاں آدمی کا غلط؟ اسلام جو کہ ایک کامل، عالمگیر و ہمہ گیر اور آفاقی دین ہے، اس نے کوئی طریقہ تو بتلایا ہی ہوگا جو قرآنِ کریم کی ایک ہی آیت یا نبی اکرم ﷺ کی ایک ہی حدیث سے دو بالکل متضاد عقائد و اعمال ثابت کرنے والے دو اشخاص میں سے کسی ایک کے حق اور دوسرے کے باطل ہونے کا یقینی پتا دے سکے۔

جی ہاں! بالکل اسلام نے ایسا طریقہ ضرور بتایا ہے، لیکن افسوس کہ آج مسلمان اس سے مسلسل دور ہو رہے ہیں اور یقیناً روز بروز بڑھتے ''اسلامی فرقوں'' کے پیچھے بھی دوری کارفرما ہے۔ اگر حق کو پرکھنے کے لیے اس کسوٹی کو استعمال کیا جاتا تو بالیقین ایسی صورتِ حال سے مسلمانوں کو پالا نہ پڑتا۔ یہ طریقہ خود قرآن و حدیث نے بیان کیا ہے۔

کیا آپ بھی حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے وہ طریقہ جاننا چاہیں گے؟ اگر آپ تیار ہیں تو لیجیے وہ طریقہ سلف صالحین کا فہم ہے۔ اگر ہم تمام اختلافات دور کرنا چاہتے ہیں تو قرآن و سنت کا وہی مفہوم لینا شروع کر دیں جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین لیتے تھے۔ ان کے بارے میں خیر و بھلائی کی گواہی رسولِ اکرم ﷺ نے دی ہے۔ یقیناً یہ لوگ اہل حق تھے صراطِ مستقیم پر تھے، لہٰذا اگر ہم قرآن و سنت کو ان کی طرح سمجھنے لگیں گے تو باہمی اختلافات خود بخود ختم ہو جائیں گے اور صحیح اسلام ہمیں مل جائے گا، یوں ہم بھی صراطِ مستقیم پر چلنے لگیں گے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہم سلف کی حجیت پر آپ کے اسی ماہنامہ **السنة** میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور اس بارے میں ائمہ دین اور علمائے کرام کے سنہرے اقوال پیش کیے جا چکے ہیں اور اللہ کے فضل سے ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ شائقین خصوصی طور پر شمارہ نمبر ۲۳ سے ۲۵ تک ملاحظہ فرمائیں۔ ان مضامین کا مطالعہ کرنے کے بعد قارئین کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے، جس میں محدثین کرام اور ائمہ دین میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ وہ سب فہم سلف کو حجت سمجھتے تھے۔

لیکن موجودہ دور میں کچھ لوگ اس بارے میں شکوک وشبہات کا شکار نظر آتے ہیں۔ ہم فقط اصلاح کی خاطر ان لوگوں کے اشکالات کے ازالہ کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے اور اس پر ڈٹ جانے کی توفیق عطا فرمائے!

تمام متلاشیانِ حق سے اپیل ہے کہ اللہ کے لیے وہ ہر قسم کے نظریاتی تعصب سے بالاتر ہو کر اس تحریر کو پڑھیں، ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اشکال نمبر ①: ''ہمیں صرف کتاب وسنت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ﴾ (الاعراف: ۳) (تم اس چیز کی پیروی کرو، جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اس کے سوا اولیاء کی پیروی نہ کرو)، لہٰذا صرف قرآن وحدیث حجت ہے، صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال ہمارے لیے حجت نہیں، لہٰذا فہم سلف حجت نہیں۔''

جواب: فہم سلف کی حجیت کے خلاف یہ سب سے بڑا اشکال ہے، لیکن یہ اشکال دراصل غلط فہمی کا نتیجہ ہے یا پھر خلطِ مبحث کی کوشش، کیونکہ بحث یہ نہیں کہ صحابہ وتابعین کے اقوال وافعال ہمارے لیے حجت ہیں یا قرآن وسنت۔ کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر صحابہ وتابعین کے اقوال حجت ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ قرآن وسنت پر عمل کے لیے پہلے اس کا فہم ضروری ہے۔ عمل تو تب ہی ہوگا، جب اس کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے گا۔

جب یہ بات تسلیم ہے کہ قرآن وسنت کو پہلے صحیح طور پر سمجھا جائے گا، پھر عمل کیا جائے گا تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سلف، یعنی صحابہ وتابعین نے قرآن وسنت کو بہتر سمجھا ہے یا بعد والوں نے؟ اس کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فیصلہ کوئی مسلمان صرف یہی کرسکتا ہے کہ صحابہ وتابعین نے بعد والوں کے مقابلہ میں قرآن وسنت کو بہت بہتر طور پر سمجھا ہے۔ ائمہ دین کا اتفاقی فیصلہ بھی یہی ہے۔

عمل کے لیے قرآن وسنت کا کوئی مفہوم تو بہر حال متعین کرنا ہی پڑے گا۔ اگر سلف کا فہم حجت نہیں تو کیا بعض لوگوں کا اپنا فہم حجت ہے؟ یا اگر وہ کسی بعد والے شخص سے فہم لے رہے ہیں تو کیا سلف کو چھوڑ کر ان بعد والوں کا فہم ان کے لیے حجت ہے؟

رہی یہ بات کہ ہمیں قرآن وسنت پر عمل کا حکم ہے، صحابہ وتابعین کے فہم پر عمل کا نہیں تو عرض ہے کہ قرآن وسنت نے ہی ہمیں یہ راہ دکھائی ہے اور اہل حدیث کی دعوت جو کہ ''سلفی دعوت'' کے نام سے معروف ہے، وہ یہی ہے کہ قرآن وسنت کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو سلف صالحین نے معین کر دیا ہے۔ سلف کے مقابلے میں بعد والوں کا فہم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس سلسلے میں ہم محدث العصر شیخ البانی رحمہ اللہ کے کچھ دُروس میں سے انتخاب پیش کریں گے، جس سے یہ اشکال خصوصاً اور دیگر بہت سے اشکالات عموماً دور ہو جائیں گے:

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ضروری ہے کہ ہم دین کا صحیح مفہوم رسولِ کریم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کے طریقہ سے لیں۔ سابقہ حدیث میں رسولِ کریم ﷺ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اسی بات کی مزید تاکید کرتے ہوئے آپ ﷺ نے سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں فرمایا ہے، میرے خیال میں وہ آپ کے علم میں ہوگی۔ اس حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: ((فعليكم بسنتي ، وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي ، عضوا عليها بالنواجذ ، وإياكم ومحدثات الأمور ...)) (میری سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اسے مضبوطی سے تھامنا اور بدعات سے بچنا۔) (مسند الامام احمد: ٤/١٢٦، ١٢٧ سنن ابی داوٗد: ٤٦٠٧، سنن الترمذی: ٢٦٧٦، وقال: حسن صحیح، سنن ابن ماجه: ٤٢، وصححه ابن حبان: ٥)

ہم دیکھتے ہیں کہ اِس اور اُس حدیث میں رسولِ اکرم ﷺ نے صرف اپنی سنت کو لازم پکڑنے کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکم دینے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ اس کے ساتھ ایک اور چیز کو بھی لازم پکڑنے کا حکم فرما رہے ہیں اور وہ دوسری چیز جماعت یعنی رسول کریم کے صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کا طریقہ ہے۔ یہ چیز آپ ﷺ کی سنت سے ایک زائد چیز ہے، اگرچہ صرف کہنے میں ہی ہے (حقیقت میں دونوں ایک ہی ہیں)۔ رسول کریم ﷺ کی سنت کے ساتھ اس دوسری چیز کا ذکر قرآن کریم کا بھی اسلوب ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح طور پر فرماتے ہیں: ○ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (النساء: ۱۱۵) (اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور جہنم میں داخل کردیں گے اور وہ بری جگہ ہے)۔ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے (جہنم میں جانے کا سبب) رسول اکرم ﷺ کی نافرمانی کے ساتھ ساتھ مومنوں کی راہ پر نہ چلنا بھی بیان کیا ہے۔ یہ بات (مومنوں کی راہ) یہاں کیوں لائی گئی؟ یہ آیت اس طرح کیوں نہ تھی کہ جو ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم چلنے دیں گے۔۔۔؟

مومنوں کی راہ کی مخالفت ساتھ ذکر کیوں کی گئی؟ دراصل اس میں ایک بہت ہی بڑی نصیحت ہے۔ وہ یہ ہے کہ موجودہ دور کا ہر فرقہ اور روئے زمین پر بسنے والا ہر گروہ، جن کی تعداد کم وبیش تہتر ہے، بلکہ یہ گروہ (مختلف پہلوؤں سے) بہت ہی زیادہ ہیں۔ سب کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر کاربند ہیں، حتی کہ ان جدید فرقوں میں سے سب سے آخری گروہ کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں، حالانکہ ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین نہیں ہیں، بلکہ ان کے نزدیک اب بھی بہت سے انبیاء باقی ہیں، پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم کتاب وسنت پر کاربند ہیں۔ اسی سے آپ باقی تمام قدیم وجدید فرقوں کا اندازہ کرلیں۔

اب ان تمام فرقوں کے درمیان فیصلہ کن چیز کون سی ہے، حالانکہ سب کا یہی دعویٰ ہے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں؟ اس بات کا جواب اس آیت کریمہ اور سابقہ دونوں حدیثوں میں موجود ہے۔ آیت کریمہ فرماتی ہے کہ جو بھی گروہ اور فرقہ ان پہلے مومنوں کی راہ کو چھوڑے گا، جو کہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہدایت اور بصیرت پر تھے، وہ گمراہ ہے، اگرچہ وہ یہ دعویٰ کرتا رہے کہ وہ کتاب وسنت پر ہے۔ جب تک وہ مسلمانوں کے طریقے اور مسلمانوں کے اجماع کی مخالفت کرتا رہے گا۔ یہ بات اس کے گمراہ فرقوں میں شامل ہونے کی دلیل ہوگی۔

چنانچہ ہر وہ عقیدہ جو ایسے گروہ سے ملے، جو اپنے عقیدے کو اجماع امت یا صحابہ کرام یا سلف صالحین کا عقیدہ ثابت نہیں کرسکتا تو وہ عقیدہ دلیل ہے کہ اس کا حامل گروہ ان بہتر فرقوں میں ایک ہے جو کہ جہنمی ہیں۔ لہٰذا یہ سمجھنا ضروری ہے کہ دین صرف وہ نہیں، جو ہماری پوری دنیا کے اہل حدیث بھائیوں کے ہاں مشہور ہے۔ وہ بھائی خواہ اہل الحدیث کے نام سے معروف ہوں یا انصار السنہ کے نام سے یا سلفیوں کے نام سے یا اور کسی نام سے۔ یہ تمام نام ایک ہی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ تو معاملہ اس طرح نہیں، جیسے ہمارے ان بھائیوں میں عام طور پر معروف ہے کہ ہماری دعوت صرف کتاب وسنت پر اعتماد کرنے میں منحصر ہے، بلکہ اس کے ساتھ ایک تیسری چیز بھی ضروری ہے، جس کا ذکر سابقہ دو احادیثِ نبویہ اور آخر میں قرآنِ کریم کی مذکورہ آیت میں موجود ہے۔ کتاب وسنت کے ساتھ یہ تیسری اور آخری چیز سلف صالحین کا منہج وعمل ہے۔

اگر کتاب وسنت پر اعتماد کرنے کا دعویٰ کرنے والا کوئی گروہ اس تیسری چیز کو مضبوطی سے نہ پکڑے تو یہ اس کی گمراہی کی دلیل ہے، چاہے وہ کتاب وسنت پر عمل کا کتنا ہی دعویٰ کرے!

حافظ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر بڑا برموقع ہے:

العلم قال الله ، قال رسوله قال الصحابة ، ليس بالتمويه

علم وہ ہے، جو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور صحابہ کرام کا فرمان ہو۔ ملمع سازی علم نہیں۔

تو ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یعنی کتاب وسنت کو ہی علم صحیح قرار دینے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ہماری ذکر کردہ (قرآن وسنت کی) نصوص کے پیش نظر اس پر قول صحابہ کا اضافہ بھی کیا ہے اور یہ ضروری چیز ہے۔ میرا تو عقیدہ ہے کہ اسی تیسری چیز کو چھوڑنا ہی ان قدیم وجدید فرقوں کی گمراہی کا سبب ہے، جو آئے روز بڑھتے ہی جارہے ہیں۔

ہر روز ہم کسی ایسے نئے گروہ کے باتیں سنتے ہیں، جو کتاب وسنت پر عمل کرنے دعویٰ کرتا ہے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بالفعل جب آپ ان کو دیکھیں گے تو وہ کتاب وسنت کو لازم پکڑتے ہیں۔ حنفی، مالکی، شافعی یا حنبلی تعصب ان لوگوں میں موجود نہیں ہوتا، لیکن جب وہ کتاب وسنت کی نصوص کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین کے فہم کے پابند نہیں رہے تو دائرۂ اہل سنت والجماعت سے خارج ہو گئے، حالانکہ وہ کتاب وسنت پر عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔"

(دروس للشيخ محمد ناصر الدين الألباني : ٨/٤٦ ملخصاً، من المكتبة الشاملة)

نیز فرماتے ہیں: إنّ سبب ضلال الفرق كلّها قديماً وحديثاً هو عدم التمسّك بهذه الدعامة الثالثة : أن نفهم الكتاب والسنّة على منهج السلف الصالح . المعتزلة المرجئة القدريّة الأشعريّة الماتريديّة ، وما في هذه الطوائف كلّها من انحرافات ، سببها أنّهم لم يتمسّكوا بما كان عليه السلف الصالح ، لذلك قال العلماء المحقّقون :

وكلّ خير في اتّباع من سلف وكلّ شرّ في ابتداع من خلف

فهذا ليس شعراً ، بل هذا الكلام مأخوذ من الكتاب والسنّة : ﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (النساء : ١١٥) لماذا قال : ويتبع غير سبيل المؤمنين ؟ كان يستطيع ربّنا أن يقول : ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبيّن له الهدى نولّه ما تولّى ونصله جهنّم وساءت مصيراً ؟ فلم قال : ويتبع غير سبيل المؤمنين ؟ حتّى لا يركب أحد رأسه ، ولا يقول : أنا فهمت القرآن هكذا ، وفهمت السنّة هكذا ، فيقال له : يجب أن تفهم القرآن والسنّة على طريقة السلف المؤمنين الأوّلين السابقين ، وقد أيّد هذا النص من القرآن نصوص من أحاديث الرسول عليه الصلاة والسلام ...

"قدیم وجدید تمام گمراہ فرقوں کی گمراہی کا سبب صرف اس تیسرے اصول کو چھوڑنا ہے۔ یہ تیسرا اصول یہ ہے کہ ہم کتاب وسنت کا فہم سلف صالحین کے منہج کے مطابق لیں۔

معتزلہ، مرجیہ، قدریہ، اشاعرہ، ماتریدیہ اور ان فرقوں میں جتنی بھی گمراہیاں ہیں، ان کا سبب یہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے کہ انہوں نے سلف صالحین کے طریقے کا التزام نہیں کیا۔اسی لیے محققین علمائے کرام کا کہنا ہے:

وکلّ خیر فی اتّباع من سلف   وکلّ شرّ فی ابتداع من خلف

ہر بھلائی سلف صالحین کے اتباع میں اور ہر گمراہی بعد والے لوگوں کی اختراع میں ہے۔

یہ محض ایک شعر نہیں، بلکہ کتاب وسنت سے ماخوذ کلام ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النساء: ۱۱۵) (اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے۔۔۔) اللہ تعالیٰ نے مومنین کی راہ کا تذکرہ کیوں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرما سکتا تھا کہ جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا، ہم اسے۔۔۔ سبیل المومنین (مومنوں کے راستے) کا ذکر کیوں کیا؟ اس لیے کہ ہر کوئی اپنی عقل پر سوار نہ ہو جائے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے قرآنِ کریم کو اس طرح سمجھا ہے اور میں نے حدیث کو اس طرح سمجھا ہے۔ایسے شخص کو کہا جائے گا کہ تمہارے لیے کتاب وسنت کو پہلے سلف صالحین مومنین (صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین) کے طریقے کے مطابق سمجھنا واجب ہے۔قرآنِ کریم کی اس آیت کی تائید میں بہت سی احادیثِ نبویہ بھی موجود ہیں۔۔۔"

(دروس للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی: ۳/۳۱، من المکتبة الشاملة)

نیز سلفی دعوت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والدعامة الثالثة، وهو ممّا تتميّز به الدعوة السلفيّة على كلّ الدعوات القائمة اليوم على وجه الأرض، ما كان منها من الإسلام المقبول، وما كان منها ليس من الإسلام إلّا اسماً، فالدعوة السلفيّة تتميّز بهذه الدعامة الثالثة، ألا وهي: أنّ القرآن والسنة يجب أن يفهما على منهج السلف الصالح من الصحابة والتابعين وأتباعهم، أي: القرون الثلاثة المشهود لهم بالخيريّة بنصوص الأحاديث الكثيرة المعروفة، وهذا ممّا تكلّمنا عليه بمناسبات شتّى، وأتينا بالأدلّة الكافية الّتي تجعلنا نقطع بأنّ كلّ من يريد أن يفهم الإسلام

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

من الكتاب والسنّة بدون هذه الدعامة الثالثة ، فسيأتي بإسلام جديد ، وأكبر دليل على ذٰلک الفرق الإسلامیّة الّتي تزداد في کلّ یوم ، والسبب في ذٰلک هو عدم التزامهم هذا المنهج الّذي هو الکتاب والسنّة وفهم السلف الصالح .

”اور تیسرا اصول جس سے سلفی دعوت آج روئے زمین پر موجود تمام اسلامی یا نام نہاد اسلامی دعوتوں سے ممتاز ہے، وہ (کتاب وسنت کے ساتھ) تیسرا اصول یہ ہے کہ کتاب وسنت کو سلف صالحین، یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طریقے کے مطابق سمجھنا واجب ہے۔ یہ وہ تین بہترین زمانے ہیں، جن کی بھلائی کی گواہی بہت سی مشہور ومعروف احادیث نبویہ ﷺ میں دی گئی ہے۔ ہم اس موضوع پر مختلف مناسبتوں سے بات کر چکے ہیں اور ہم ایسے تسلی بخش دلائل دے چکے ہیں، جن سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی شخص اس تیسرے اصول کے بغیر کتاب وسنت کو سمجھنے کی کوشش کرے گا، وہ ایک نیا اسلام متعارف کرائے گا۔ اس پر بڑی واضح دلیل یہ ہے کہ روز بروز اسلامی فرقے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کا سبب کتاب وسنت کے فہم میں سلف صالحین کے منہج کو لازم نہ پکڑنا ہے۔“

(دروس الشیخ محمد ناصر الدین الالبانی : ۳/۳۱، من المکتبة الشاملة)

نیز سلفی لوگوں (اہل حدیث) کے بارے میں لکھتے ہیں: إنّهم یدعون إلی فهم الکتاب والسنّة علی منهج السلف الصالح ، لا یکتفون فقط بدعوة المسلمین إلی الرجوع إلی الکتاب والسنّة ، بل یزیدون علی ذٰلک إلی الرجوع إلی الکتاب والسنّة علی منهج السلف الصالح . ”وہ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے منہج کے مطابق سمجھنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو صرف کتاب وسنت کی طرف دعوت دینے پر اکتفا نہیں کرتے ، بلکہ اس پر یہ اضافہ بھی کرتے ہیں کہ کتاب وسنت کو سلف صالحین کے طریقے کے مطابق سمجھا جائے۔“ (دروس الشیخ الالبانی : ۱۵/۳۸)

اب سلفی لوگوں اور سلف صالحین سے کیا مراد ہے؟ شیخ موصوف کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

الدعوة السلفیّة : نسبة إلی السلف ، وفي اللغة : هم القوم المتقدّمون ، ویراد بهم في الاصطلاح : أنّهم القرون الثلاثة الخیرة الّتي جاء الثناء علیها عن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله : ((خير القرون قرني ، ثمّ الّذين يلونهم ، ثمّ الّذين يلونهم ، ثمّ يأتي من بعد ذلك أناس يشهدون ولا يستشهدون ، ويخونون ولا يؤتمنون ، ويكون فيهم الكذب)) ، فهؤلاء بشهادة رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ أي لهذه القرون الثلاثة ۔ أنّهم خير القرون ، ولا شكّ أنّ هديهم وطريقتهم وسنّتهم هي خير الهدى وخير السنن وخير الطرائق ،ويقابل السلف الخلف ، وهم الّذين جاء وا بعد هذه القرون الثلاثة ، ونحن نعلم أنّه قد اختلفت طريقة السلف عن الخلف في كثير من الأمور ، فقد ظهرت بعد القرن الثالث أمور لم تكن ...

''سلفی دعوت، سلف کی طرف منسوب ہے، لغوی اعتبار سے سلف سے مراد پہلے لوگ ہیں اور اصطلاح میں وہ تین بہترین زمانے ہیں، جن کی تعریف وتوصیف اس فرمانِ نبوی میں موجود ہے کہ سب سے بہترین زمانہ میرا ہے، پھر وہ لوگ جو ان کے متصل بعد ہوں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے متصل بعد ہوں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان کو امین نہیں سمجھا جائے گا۔ ان میں جھوٹ رواج پا جائے گا۔ تو رسولِ اکرم ﷺ کی گواہی کے مطابق یہ تین زمانے سب زمانوں سے بہترین ہیں۔ بلاشبہ ان کا طریقہ، ان کا راستہ اور ان کا منہج ہی سب طریقوں، راستوں اور مناہج سے بہترین ہے۔ سلف کے مقابلے میں خلف کا لفظ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ان تین زمانوں کے بعد آئے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے امور میں سلف کا طریقہ خلف سے مختلف ہے، کیونکہ تیسری صدی کے بعد بہت سے ایسے امور ظاہر ہو گئے تھے، جو پہلے نہ تھے۔۔۔'' (دروس الشیخ الالبانی : ۲/۳۸)

قرآن وسنت کے دلائل سے مزین ومدلل محدث البانی رحمہ اللہ کے ان دروس سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت کا وہی فہم معتبر ہے، جو صحابہ وتابعین اور تبع تابعین نے لیا ہے۔ اگر کوئی بعد والا شخص قرآنِ کریم کی کسی آیت یا نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث کا ایسا مفہوم لیتا ہے، جو سلف صالحین کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خلاف ہو تو اس پر عمل کرنا سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں۔ یہی سبیل المومنین ہے جس کے التزام کا حکم قرآن وحدیث نے کتاب وسنت کے التزام کے ساتھ ہی دیا ہے۔ یہی ائمہ دین اور محدثین کا طریقہ ہے اور یہی اہل الحدیث کا منہج ہے۔

یہاں پر شیخ الحدیث مولانا مسعودِ عالم حفظہ اللہ کا ایک فرمان بہت ہی قابل ذکر ہے، جس سے منصف آدمی کا مذکورہ اشکال زائل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے درسِ صحیح بخاری دیتے ہوئے فرمایا:

"اہلحدیث دین کے اندر صرف وحی کے اوپر اعتماد کرتے ہیں اور قرآنِ مجید اور سنتِ صحیحہ، اسی کو اپنا مدار بناتے ہیں۔ اسی کے اوپر اعتماد کر کے اسی سے دینی رہنمائی لیتے ہیں۔
ہاں قرآن وسنت کو سمجھنے کے لیے، قرآن وسنت کو...... سمجھنے کے لیے، اس سے رہنمائی لینے کے لیے اُن کا طریقہ اور اُن کا راستہ وہ ہے، جو صحابہ وتابعین کا راستہ تھا۔ قرآن وسنت کو، اس دور کے اندر، سمجھتے ہیں کہ نازل ہوا تھا، جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت ومصاحبت کے لیے پوری انسانیت کے گروہ سے چن لیا تھا اور انہوں نے جس طرح قرآن وسنت کو سمجھا اور قرآن وسنت پر عمل کیا، اب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے یہی معیارِ عمل ہے۔ اسی طرح قرآن وسنت پر عمل کرنا چاہیے، جس طرح صحابہ نے کیا تھا اور صحابہ سے سیکھ کر تابعین نے کیا تھا۔ اور یہی اہتمام فرمایا ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کے اندر کہ قرآنِ مجید کی آیات بھی ذکر کرتے ہیں، احادیثِ نبویہ بھی ذکر کرتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن بھی ذکر کرتے ہیں اور صحابہ وتابعین کے فتاویٰ بھی ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے کس طرح سمجھا تھا۔ یہ منہج ہے الحمدللہ اہلحدیث کا، جو اس کتاب کے اندر امام بخاری رحمہ اللہ نے لوگوں کے لیے بالکل واضح طور پر پیش کر دیا ہے۔" (درسِ صحیح بخاری۔ بجامعۃ محمد بن اسمٰعیل البخاری اہلحدیث، کندیاں اوتار، قصور، بتاریخ ۳۰ یولیو ۲۰۱۰ء)

مولانا عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ اپنی ہر بات پر قرآن وحدیث سے دلائل دینے والے ایک گمراہ فرقہ "جماعت المسلمین" کے بانی مسعود بی۔ ایس۔ سی کے بارے میں فرماتے ہیں:

"شیطان شکار کرتا ہی اس وقت ہے، جب آدمی سلف کی لائن سے نکل کر نئی راہ نکالتا ہے۔" (رسائل بہاولپوری: ٦٦٦)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

معلوم ہوا کہ یہ اشکال بالکل بے بنیاد ہے۔ دین میں دلیل قرآن وسنت ہی ہیں، لیکن ان کو سمجھنے کے لیے فہم سلف کا التزام ضروری ہے، کیونکہ یہی سبیل المومنین ہے۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ قرآنِ کریم یا حدیثِ نبوی کے کسی لفظ کا صحیح معنیٰ سمجھنے کے لیے آپ لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اگر فہم قرآن وسنت میں ائمہ لغت کی بات کو آپ مان لیتے ہیں تو صحابہ وتابعین کا فہم ان ائمہ لغت کی بات سے بھی کم قیمت ہے؟

اشکال نمبر ②: ''آپ جب سلف صالحین، یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے فہم کو معتبر سمجھتے ہیں اور بعد والوں کے فہم کو کچھ بھی حیثیت نہیں دیتے تو پھر بہت سے مسائل میں شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ کرام کی طرف کیوں رجوع کرتے ہیں اور ان کی عبارتیں کیوں پیش کرتے ہیں؟''

جواب: یہ بھی سمجھنے کی غلطی ہے، کیونکہ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ بعد والے ائمہ دین کے اقوال کی کوئی حیثیت نہیں، بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ سلف کے مقابلے میں بعد والے ائمہ کے اقوال کی کوئی حیثیت نہیں، لہٰذا ہمارا قول مقید ہے، عام نہیں۔ اسے عموم پر محمول کرنا زیادتی ہے۔

مثلاً بالفرض کسی آیت یا کسی حدیث کا ایک مفہوم صحابیٔ رسول بیان کریں اور دوسرا شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ تو ہم سلفی لوگ کہیں گے کہ صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کا فہم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن اس کے برعکس اگر ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کا قول سلف کے قول کے مخالف نہ ہو تو ہم اہل الحدیث اسے اپنے سر ماتھے پر رکھیں گے۔ کوئی ایسی مثال پیش نہیں کی جا سکتی، جس میں ہم نے سلف کے مقابلے میں ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کے فہم کو ترجیح دی ہو۔

پھر یہ بات بھی بیان ہو چکی ہے کہ حدیثِ نبوی کے مطابق سب سے بہتر زمانہ صحابہ کرام کا ہے، لہٰذا صحابہ کرام کے فہم کی موجودگی میں اس کے خلاف فہم تابعین معتبر نہیں، اسی طرح صحابہ کرام کے بعد تابعین کا زمانہ بہتر ہے، لہٰذا فہم تابعین کے مقابلے میں فہم تبع تابعین معتبر نہیں۔ اسی طرح تابعین کے بعد سب سے بہتر زمانہ تبع تابعین کا ہے، لہٰذا تبع تابعین کے مقابلے میں بعد والوں کا فہم معتبر نہیں۔ ہاں! بعد والوں کا فہم پہلے لوگوں کے فہم کے مطابق ہو تو الحمدللہ!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اہل الحدیث کے اسلاف کا بھی یہی طرزِ عمل تھا کہ وہ صحابہ کرام کے فہم کے مقابلے میں تابعین کے فہم کو معتبر نہیں سمجھتے تھے، جیسا کہ نکاحِ شغار کے مفہوم کے بارے میں نافع مولیٰ ابنِ عمر رحمہ اللہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعریفات ذکر کرنے کے بعد مولانا عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اب ان دونوں تعریفوں میں مقابلہ کیا جائے تو نافع تابعی ہیں اور حضرت معاویہ صحابی ہیں اور صحابی کا قول تابعی سے مقدم ہے۔" (الاعتصام: ١٥/٦٢)

قارئین کرام اللہ کے لیے سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہی فہمِ سلف کا مسئلہ ہے، جو محدث روپڑی رحمہ اللہ نے سمجھا دیا ہے۔ اسی طرح تابعین کے مقابلے میں تبع تابعین اور تبع تابعین کے مقابلے میں بعد والوں کا فہم معتبر نہیں۔

اب تو یقیناً یہ اشکال ختم ہو گیا ہوگا کہ ہم بھی بعد والوں کا فہم کیوں پیش کرتے ہیں؟

اشکال نمبر ③ : "سلف صالحین بھی آخر انسان تھے۔ ان سے قرآن وسنت کے سمجھنے میں غلطی کا امکان موجود تھا۔"

جواب : یہ بات بالکل درست ہے کہ سلف صالحین بھی انسان تھے، یقیناً ان کو بھی غلط فہمی ہو سکتی تھی، لیکن سب کے سب سلف کبھی کسی غلطی پر جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سب کے سب قرآن وسنت کی کسی نص کو سمجھ نہ پائے تھے تو اس کی گمراہی میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ مزید تفصیل اگلے اشکال کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

پھر کیا یہ بات کہنے والا بعد والے ائمہ دین یا اپنے آپ کو غلطی سے مبرا سمجھتا ہے؟ اگر سلف سے فہم میں غلطی ہو سکتی تھی تو بعد والوں سے بالاولیٰ ہو سکتی ہے، کیونکہ صحابہ وتابعین نے اس دین کو قریب سے دیکھا ہے۔ لہٰذا جس سے غلطی کا امکان زیادہ ہے، اس کے فہم کے مقابلے میں ان لوگوں کا فہم معتبر ہوگا، جن سے غلطی کا فہم کم تھا۔

اشکال نمبر ④ : "کئی صحابہ کرام کے کئی تفردات مشہور ہیں۔ اگر فہمِ سلف حجت ہے تو پھر ان تفردات پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟"

جواب : ہمارے بعض بھائی فہمِ سلف کا انکار کرنے کے لیے اکثر صحابہ کرام کے ایسے تفردات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پیش کرتے ہیں، جن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان صحابہ کرام تک اس بارے میں کوئی حدیث پہنچی ہی نہیں ہوتی اور وہ اپنے اجتہاد پر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے عرض ہے کہ وہ اپنے اعتراض کو قابلِ التفات بنانے کے پہلے یہ ثابت کیا کریں کہ ایسے تفرد والے صحابی تک وہ حدیث پہنچی بھی ہے۔

یا یہ لوگ کسی ایسے مسئلہ کو دلیل بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جس میں صحابہ کرام کے رائے اور ان کا اجتہاد مختلف ہو گیا تھا، کچھ صحابہ کرام نے کسی نص کا ایک مطلب سمجھا اور کسی صحابی نے کچھ اور سمجھ لیا، لیکن ایسے مسائل پیش کرنے سے ہمارے ان بھائیوں کا مدعا ذرا برابر بھی ثابت نہیں ہو سکتا، کیونکہ فہم سلف کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی کے فہم کا نام نہیں، بلکہ اس سے مراد مجموعی فہم ہوتا ہے، مثلاً اگر صحابہ کرام قرآن وسنت کی کسی نص کے فہم میں متفق الخیال ہوں تو پھر بھی فہم صحابہ ہی معتبر ہوگا، لیکن اگر وہ کسی نص کے فہم میں مختلف الخیال ہوں اور ان کی تین مختلف آراء ہوں تو پھر بھی صحابہ کرام کی آراء کے مجموعہ میں سے کوئی ایسی ایک رائے اور کوئی ایسا ایک فہم، جسے آپ قرآن وسنت کے زیادہ قریب سمجھیں، اسے اپنا لیں، نہ کہ سب کے فہم کو چھوڑ کر ایک نیا فہم نکالیں، یہ بدعت ہوگی۔ دونوں صورتوں میں فہم صحابہ کرام کا ہی معتبر ٹھہرا۔

اگر کسی صحابی کو غلط فہمی ہوئی ہے تو درست بات کس کو سمجھ آئی ہے؟ کیا کسی اور صحابی کو بھی سمجھ نہیں آئی؟ یقیناً ایسا نہیں ہو سکتا کہ سب صحابہ کرام دین کے سمجھنے میں غلطی پر رہے ہوں، کسی ایک کو بھی سمجھ نہ آئی ہو اور بعد والے کسی شخص کو صحیح بات سمجھ آئی ہو۔ ایسا کہنا تو عقیدے کی سخت خرابی اور بہت بڑی گمراہی ہے، کیونکہ بشہادتِ نبوت وہ بہترین زمانہ ہیں۔

کیا بہترین زمانہ وہ ہوتا ہے، جس میں کسی ایک کو بھی دین کا صحیح فہم حاصل نہ ہو؟ یہی بات صحابہ کرام کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے بارے میں بھی ہے، کیونکہ ان کے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی گواہی موجود ہے۔ ضروری طور پر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر سلف میں سے کسی کو فہم میں غلطی لگی ہے تو اسی دور میں ایسے لوگ بھی موجود تھے، جن کا فہم اس حوالے سے بالکل درست تھا۔ یعنی حق فہم سلف میں بہر حال موجود ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اسے تلاش کریں، نہ کہ اس کا انکار کر کے کوئی نیا طریقہ نکالیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اشکال نمبر ⑤ : "مانا کہ اختلافی صورت میں سب کا نہیں تو بعض صحابہ کرام یا بعض سلف کا فہم معتبر ہو جائے گا، پھر بھی فہم سلف معتبر رہا لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ حدیثِ نبوی سن کر صحابہ کرام میں سے کسی کو بھی صحیح سمجھ نہیں آئی، تو ایسی صورت میں کیا ہوگا؟ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد تم میں سے سب سے پہلے وہ فوت ہوگی، جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ازواجِ مطہرات نے ہاتھوں کی باہم پیمائش شروع کردی، حالانکہ سب سے پہلے فوت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہوئیں، جن کے ہاتھ چھوٹے تھے، پھر ازواجِ مطہرات کو معلوم ہوا کہ فرمانِ نبوی میں ہاتھوں کی لمبائی سے مراد سخاوت تھی۔"

جواب : اس واقعہ میں فہم سلف کا انکار کرنے کے لیے کوئی دلیل نہیں، بلکہ اس سے ایسے دلائل پیش کرنے والے بھائیوں کی اپنی ناسمجھی ظاہر ہوتی ہے۔ ہمارا ان سے سوال ہے کہ اگر ازواجِ مطہرات کو صحیح سمجھ نہیں آئی تھی تو پھر کس کو آئی تھی؟ اللہ تعالیٰ اگر سمجھ دے اور تعصب کو دور کر کے اس حدیث کا مکمل مطالعہ کر لیا جائے تو خود اسی حدیث میں ازواجِ مطہرات کا اپنا بیان موجود ہے کہ ان کو بعد میں صحیح سمجھ آ گئی تھی۔ فہم صحیح پھر بھی ان کو حاصل ہو گیا تھا۔

اعتراض اس وقت بنتا جب یہ ثابت کیا جاتا کہ ازواجِ مطہرات اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی کو صحیح سمجھ نہ آئی تھی، پھر بعد کے کسی دور میں یہ عقدہ حل ہوا تھا، حالانکہ ایسا ممکن ہی نہیں اور ایسی کوئی مثال پیش ہی نہیں کی جا سکتی۔

اشکال نمبر ⑥ : "فہم سلف کا معتبر ہونا تسلیم ہے، مگر یہ قاعدہ کلی نہیں، بلکہ اکثری قاعدہ ہے۔ بسا اوقات اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے، یعنی بعد والوں کو سلف سے زیادہ فہم حاصل ہو سکتا ہے۔"

جواب : نبی اکرم ﷺ کے فرمانِ گرامی کے مطابق سلف صالحین علم و عمل اور فہم و سمجھ ہر اعتبار سے بعد والوں سے بہت بہتر تھے۔

اس سلسلے میں عالم ربانی، شیخ الاسلام ثانی حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے کیا خوب بات کہی ہے،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بہتر ہونے کے بارے میں جو حدیثِ نبوی ہے، وہ مطلق ہے، یعنی ہر اعتبار سے وہ بعد والوں سے بہتر تھے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کسی صحابی نے غلط فتویٰ دیا اور صحابہ کرام میں سے کسی نے اس غلطی پر تنبیہ نہیں کی، پھر بعد والے کسی زمانے میں کسی شخص نے اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔۔۔ تو ایسا شخص اس حدیث پر ایمان نہیں لاتا، کیونکہ اس کے نزدیک اس اعتبار سے بعد والا زمانہ بہتر ہوا، جس میں غلطی پکڑی گئی، حالانکہ نبیِ اکرم ﷺ ہر اعتبار سے پہلے تین زمانوں کو بہتر قرار دے رہے ہیں۔۔۔"

(اعلام الموقعین لابن القیم : ۴/۱۳۶)

بدعات کے ردّ کے لیے ائمہ دین یہی دلیل دیتے رہے ہیں۔

جو بھائی اس قاعدہ کو کلّی نہیں سمجھتے، ان سے سوال کیا جانا چاہیے کہ جب آپ کسی بدعت کے ردّ میں دلائل دیتے ہوئے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ قرآن وحدیث کا یہ معنیٰ ہوتا تو صحابہ کرام سب سے پہلے سمجھتے۔۔۔ اگر عین اسی وقت آپ کو کوئی گمراہ یہ کہہ دے کہ یہ قاعدہ کلّی نہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟ ہم یہاں اس کی ایک بہت ہی خوبصورت مثال پیش کرتے ہیں:

عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بغیر بالوں کے چمڑے کے دو جوتے لائے، ان کے دو تسمے تھے، اس کے بعد مجھے ثابت بنانی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے جوتے تھے۔" (صحیح بخاری : ۳۱۰۷)

ایک دفعہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ایک سبز جبہ نکالا اور فرمایا: "یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، آپ فوت ہوئیں تو میں نے اپنے پاس رکھ لیا، نبی کریم ﷺ اسے زیبِ تن فرمایا کرتے تھے، ہم اسے بیماروں کے لیے شفا کی امید سے پانی میں ڈالتے ہیں۔" (صحیح مسلم : ۲۰۶۹)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ اپنے پاس رکھا ہوا تھا، جسے وہ تبرکِ نبوی سمجھتے تھے۔ (صحیح بخاری : ۵۶۳۷)

عبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، جنہیں ہم نے سیدنا انس یا ان کے گھر والوں سے لیا تھا، کہتے ہیں، اگر میرے پاس آپ کا ایک بال ہو تو مجھے دنیا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ومافیہا سے زیادہ پیارا ہے۔(صحیح بخاری : ۱۷۰)

یہ چاروں احادیث حصولِ تبرک کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور ان احادیث سے کچھ بدعتی حضرات اپنے بزرگوں سے تبرک حاصل کرنے کو عبادت سمجھتے ہیں، لیکن اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ تبرک صرف نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص تھا، اس پر دلیل کیا ہے؟ صرف فہم صحابہ!

جیسا کہ حافظ شاطبی فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے علاوہ کسی کے لیے یہ (تبرک) مقرر نہ کیا، کیونکہ آپ کے بعد امت میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، آپ کے بعد خلیفہ بھی تھے، ان کے ساتھ اس طرح کا کوئی معاملہ نہیں کیا گیا، نہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہی ایسا کیا، وہ سیدنا ابوبکر کے بعد امت میں سب سے افضل تھے، پھر اسی طرح سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام تھے، کسی سے بھی باسندِ صحیح ثابت نہیں کہ کسی نے ان کے بارے میں اس طرح سے کوئی تبرک والا سلسلہ جاری کیا ہو۔۔۔'' (الاعتصام : ۲/۸)

اسی طرح مولانا عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ تبرک کے سلسلہ میں بدعتی لوگوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''فہم دین صحابہ ہی کا معتبر ہے۔۔۔'' (سنن ابو داؤد : ۲/۵۲٤، طبع دارالسلام)

اب اگر کوئی بدعتی یہ کہہ دے کہ یہ قاعدہ کلی نہیں ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی حدیث کو صحابہ کرام کے عمل نہ کرنے کی وجہ سے خاص قرار دیا جائے تو یہ اس کی ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں۔

معلوم ہوا کہ یقیناً یہ قاعدہ کلی ہے کہ ہمارے اسلاف یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے قرآن وسنت کو ہماری نسبت بہت بہتر انداز میں سمجھا ہے۔اس قاعدے کے کلی ہونے پر ائمہ دین کا اتفاق ہے، کسی ثقہ امام ومحدث نے اس کے کلی ہونے کا انکار نہیں کیا، بلکہ وہ بدعتی لوگوں کو پکار پکار کر اسی کلی قاعدہ کی طرف دعوت دیتے رہے ہیں اور اسی کلی قاعدہ کے ذریعے گمراہوں کا ناطقہ بند کرتے رہے ہیں۔اس سلسلے میں آپ ائمہ اہل سنت کے بہت سے اقوال ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اگر کسی بھائی کے پاس اس کے خلاف ائمہ دین میں سے کسی کا کوئی قول ہو تو وہ پیش کرے۔اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو کیا سب ائمہ دین ایک غلط بات پر ڈٹے رہے ہیں؟!!!

اشکال نمبر ⑦ : ''جب ائمہ دین کا یہ اتفاقی عقیدہ تھا کہ ہر معاملے میں فہم سلف ہی معتبر ہوتا ہے تو کئی مرتبہ انہی ائمہ دین کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہاں ان کا فہم سلف کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہم کے خلاف ہے، لہٰذا ہم نہیں مانتے۔۔۔ائمہ دین فہم سلف کو حجت ماننے کے بعد پھر خود فہم سلف کے خلاف کیوں کہہ دیتے تھے؟ اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ وہ اس کو قاعدہ کلی نہیں سمجھتے تھے۔۔۔"

جواب: ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ائمہ دین فہم سلف کے حجت ہونے کی کلیت کا انکار کرتے تھے، بلکہ جہاں کہیں انہوں نے کوئی ایسی بات کہی ہے جو فہم سلف کے خلاف تھی تو وہاں بھی ان کا اعتماد فہم سلف پر ہی تھا، لیکن سلف سے مروی جس روایت پر انہوں نے اعتماد کیا تھا، ہماری تحقیق میں وہ ثابت نہ ہو سکی، لہٰذا ہمارے نزدیک ان کی بات سلف کے فہم کے خلاف ہو گئی، اگرچہ انہوں نے اپنی کوشش کے مطابق فہم سلف پر ہی اعتماد کیا تھا۔

اب یہ ائمہ دین تو اپنی تحقیق کے مطابق فہم سلف پر ہی عمل کر رہے تھے، وہ تو عنداللہ معذور و ماجور ہوں گے، لیکن ان لوگوں کو سوچنا چاہیے جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان ائمہ کے پاس سلف کی جو روایت تھی، ثابت نہیں ہے، پھر بھی ائمہ دین کے ایسے موقف پر ڈٹے رہتے ہیں۔۔۔

نوٹ: بعض لوگ بہت جرأت سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ صحابہ کرام کا فہم کیسے معتبر ہو سکتا ہے، حالانکہ بعض صحابہ قرآن و سنت کی نصوص سننے کے بعد بھی اپنی بات پر ڈٹے رہتے تھے؟ اس سلسلے میں وہ صحیح بخاری سے سیدنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جنبی آدمی تیمم سے پاک نہیں ہو سکتا۔ پھر ان کے سامنے قرآنِ کریم کی آیتِ کریمہ پڑھی گئی، لیکن وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے، رجوع نہیں کیا۔

یہ منکرینِ حدیث کا ایک چکمہ تھا، جس میں ہمارے بعض بھائی بھی آ گئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کے بارے میں ایسی بات کہنا ایمان کے لیے بہت خطرناک ہے۔ یہ بات تو کوئی رافضی شیعہ کہے کہ صحابہ کرام قرآن و سنت کی نصوص کے خلاف ڈٹ جاتے تھے تو اس کو زیبا ہے، لیکن کسی سنی مسلمان کو تو ایسی بات زیب نہیں دیتی۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اگلے شمارہ میں ہم یہ وضاحت کریں گے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس الزام سے بالکل بری ہیں اور یہ بات کہنے والوں کو خود بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

کفن پر لکھنا بدعت ہے!

قبر میں شجرہ یا غلافِ کعبہ یا عہد نامہ یا دیگر ''تبرکات'' کا رکھنا، نیز مردے کے کفن یا پیشانی پر انگلی یا مٹی یا کسی اور چیز سے عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا ناجائز اور بدعتِ سیئہ اور قبیحہ ہے۔ یہ خانہ ساز دین، آسمانی دین کے خلاف ہے۔ قرآن وحدیث میں ان افعالِ قبیحہ پر کوئی دلیل نہیں، بلکہ سلف صالحین میں سے کوئی بھی ان کا قائل وفاعل نہیں۔ یہ بدعتیوں کی ایجادات ہیں۔ اہل سنت ان خرافات وبدعات سے بیزار ہیں، کیونکہ یہ انتہائی جرأت مندانہ اقدام دینِ الٰہی میں بگاڑ کا باعث ہے۔

ان افعالِ قبیحہ کے ثبوت پر پیش کیے گئے دلائل کا علمی جائزہ پیشِ خدمت ہے:

جناب احمد یار خان نعیمی بریلوی (۱۳۲۴۔۱۳۹۱ھ) لکھتے ہیں:

''قبر میں بزرگانِ دین کے تبرکات اور غلافِ کعبہ وشجرہ یا عہد نامہ رکھنا مردہ کی بخشش کا وسیلہ ہے۔ قرآن فرماتا ہے: ﴿وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾''

(جاء الحق از احمد یار خان نعیمی : ۱/۳۳٦)

اس آیتِ کریمہ سے عہد نامہ وغیرہ کے جواز پر استدلال کرنا باطل ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور ائمہ دین میں سے کسی نے اس آیتِ کریمہ سے یہ استدلال نہیں کیا۔ لہٰذا یہ کلامِ الٰہی کی معنوی تحریف ہے۔ اس آیت میں بالاتفاق وسیلہ سے مراد نیک اعمال ہیں، جیسا کہ:

مفسرِ قرآن حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰۔۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وهذا الذى قاله هؤلاء الأئمة ، لا خلاف فيه بين المفسّرين .

''ان ائمہ نے جو کہا ہے (کہ وسیلہ سے مراد نیک اعمال ہیں)، اس میں مفسرین کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

درمیان کوئی اختلاف نہیں۔" (تفسیر ابن کثیر : ۲/۵۳۵)

بعض لوگ تمام مفسرین اور ائمہ اہل سنت کا اتفاقی معنیٰ ترک کر کے اپنی مرضی کا معنیٰ لیتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کے سنی ہونے میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا، کیوں؟

علامہ شاطبی رحمہ اللہ (م۷۹۰ھ) لکھتے ہیں: **فکلّ من اعتمد علی تقلید قول غیر محقق أو رجح بغیر معنی ، فقد خلع الربقة ، واستند إلی غیر شرع ، عافانا اللّٰہ من ذلک بفضلہ ، فھذہ الطریقة فی الفتیا من جملة البدع المحدثات فی دین اللّٰہ تعالی کما أنّ تحکیم العقل علی الدین مطلقا محدث .**

"ہر وہ شخص جو کسی غیر ثابت شدہ قول کی تقلید پر اعتماد کرتا ہے یا بغیر کسی وجہ کے اسے راجح قرار دے، اس نے (اسلام کی) رسی اتار دی اور شریعت کے علاوہ کسی اور چیز پر اعتماد کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ایسے کاموں سے بچائے۔ فتویٰ میں یہ طریقہ اختیار کرنا ان بدعات میں سے ہے، جو اللہ تعالیٰ کے دین میں نکالی گئی ہیں، جیسا کہ عقل کو دین پر حاکمیت دینا مطلق طور پر بدعت ہے۔" (الاعتصام للشاطبی : ۲/۱۷۹)

نعیمی صاحب دوسری دلیل لکھتے ہیں: "یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا تھا: ﴿ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ﴾ (سورۃ یوسف : ۹۳) (میری قمیص لے جا کر والد صاحب کے منہ پر ڈال دو، وہ انکھیارے ہو جائیں گے)، معلوم ہوا کہ بزرگوں کا لباس شفا بخشتا ہے، کیونکہ یہ ابراہیم علیہ السلام کی قمیص تھی، تو امید ہے کہ بزرگوں کا نام مردے کی عقل کھول دے اور جوابات یاد آجائیں۔" (جاء الحق از نعیمی : ۱/۳۳۶)

یہ پیغمبر کا معجزہ تھا۔ معجزہ سے شرعی احکام ثابت نہیں ہوتے، نیز سلف صالحین سے یہ بات ثابت نہیں، لہٰذا یہ دین نہیں۔

یہ کہنا کہ یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قمیص تھی، محض بے دلیل بات ہے، کیونکہ قرآنِ مجید کی خلاف ورزی ہے۔ آیتِ کریمہ میں ہے کہ ﴿ إِذْهَبُوا قَمِيصِي هَذَا ﴾ میری یہ قمیص لے جاؤ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نیز فرمایا: ﴿وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ﴾ (یوسف : ۱۸)

"وہ (اخوانِ یوسف) ان (سیدنا یوسف علیہ السلام) کی قمیص پر جھوٹا خون لائے۔"

جناب نعیمی صاحب تیسری دلیل ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند شریف اپنی بیٹی سیدہ زینب کے کفن میں شامل فرما دیا تھا۔"

(جاء الحق از نعیمی : ۱/۳۳٦)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص بطورِ تبرک دی تھی اور تبرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے ساتھ خاص تھا، اب کسی اور کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیاس نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ علامہ شاطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إنّ الصحابة بعد موته لم يقع من أحد منهم شيء من ذلك بالنسبة إلى من خلفه ،إذ لم يترك النبيّ صلى الله عليه وسلم بعده في الأمّة أفضل من أبي بكر الصدّيق رضي الله عنه ، فهو كان خليفته ، ولم يفعل به شيء من ذلك ، ولا عمر رضي الله عنه ، وهو كان أفضل الأمّة بعده ، ثمّ كذلك عثمان ، ثمّ عليّ ، ثمّ سائر الصحابة الّذين لا أحد أفضل منهم في الأمّة ، ثمّ لم يثبت لواحد منهم من طريق صحيح معروف أنّ متبركا تبرّك به على أحد تلك الوجوه أو نحوها ، بل اقتصروا فيهم على الاقتداء بالأفعال والأقوال والسير الّتي اتّبعوا فيها النبيّ صلى الله عليه وسلم ، فهو إذًا إجماع منهم على ترك تلك الأشياء.

"صحابہ کرام نے آپ کی وفات کے بعد آپ کے علاوہ کسی کے لیے یہ (تبرک) مقرر نہ کیا، کیونکہ آپ کے بعد امت میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق تھے، آپ کے بعد خلیفہ بھی تھے، ان کے ساتھ اس طرح کا کوئی معاملہ نہیں کیا گیا، نہ سیدنا عمر نے ہی ایسا کیا، وہ سیدنا ابو بکر کے بعد امت میں سب سے افضل تھے، پھر اسی طرح سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما اور دوسرے صحابہ کرام تھے، کسی سے بھی با سندِ صحیح ثابت نہیں کہ کسی نے ان کے بارے میں اس طرح سے کوئی تبرک والا سلسلہ جاری کیا ہو، بلکہ ان (صحابہ) کے بارے میں انہوں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(دیگر صحابہ وتابعین) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع پر مبنی اقوال وافعال اور طریقہ کار پر اکتفا کیا ہے، لہٰذا یہ ان کی طرف سے ترکِ تبرکات پر اجماع ہے۔"

(کتاب الاعتصام للشاطبی : ۲/۸-۹)

مفتی صاحب بطورِ دلیل شاہ عبدالعزیز کے فتاویٰ کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں:

"قبر میں شجرہ رکھنا بزرگانِ دین کا معمول ہے، لیکن اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ مردے کے سینہ پر کفن کے اوپر یا نیچے رکھیں۔ اس کو فقہاء منع کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ مردے کے سر کی طرف قبر میں طاقچہ بنا کر شجرہ کاغذ میں رکھیں۔" (جاء الحق : ۱/۳۳۷)

اگر بزگانِ دین سے مراد سلف صالحین، ائمہ محدثین ہیں تو یہ سفید جھوٹ ہے اور اگر احناف مراد ہیں تو وہ قرآن وحدیث اور سلف صالحین کی مخالفت میں ہمیشہ کمر بستہ نظر آتے ہیں۔

اگر کوئی ان "بزرگانِ دین" سے قرآن وحدیث سے دلیل مانگ لے تو کیا جواب ملے گا؟

یہ جسے چاہیں ممنوع ٹھہرادیں اور جسے چاہیں جائز قرار دیں، جیسا کہ مردے کے سینہ پر کفن کے اوپر یا نیچے شجرہ رکھنا ممنوع قرار دیا اور قبر میں طاقچہ بنا کر رکھنا جائز قرار دیا۔ کیوں؟

جناب احمد یار خان نعیمی گجراتی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

"میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا، اسی طرح عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے، خواہ تو انگلی سے لکھا جائے یا کسی اور چیز سے۔ امام ترمذی حکیم بن علی نے نوادرالاصول میں روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: من کتب ھذا الدعاء وجعله بین صدر المیت و کفنه فی رقعة لم ینله عذاب القبر، ولا یری منکرا ونکیرا۔ جو شخص اس دعا کو لکھے اور میت کے سینے اور کفن کے درمیان کاغذ میں لکھ کر رکھے تو اس کو عذابِ قبر نہ ہوگا اور نہ منکر نکیر کو دیکھے گا۔" (جاء الحق : ۱/۳۳۸)

یہ بدعات کے ثبوت پر دلیل ہے۔ لگتا ہے کہ یہ دلیل ان کو شیطان نے وحی کی ہے، ورنہ نوادرالاصول تو کجا، دنیا جہان کی کسی حدیث کی کتاب میں اس کا ذکر تک نہیں ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ وضعی، بے سند اور من گھڑت روایت ان لوگوں کے ماتھے کا جھومر ہے۔ یہ لوگ دین میں بدعات جاری کرنے اور ان کے ثبوت پر جھوٹی روایات پیش کرنے میں اہل کتاب کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

نیز ان کو یہ بھی خیال نہیں آیا کہ یہ ان اپنے قول کے بھی خلاف ہے، جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب کے پچھلے ہی صفحہ پر ذکر کیا ہے کہ ان کے ''فقہاء'' مردے کے سینہ پر شجرہ یا عہد نامہ رکھنا ممنوع قرار دیتے ہیں۔ اگر نعیمی صاحب کے نزدیک یہ حدیثِ نبوی ہے تو ان کے ''فقہاء'' جو اس حدیث پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

مفتی صاحب ایک نئی دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الحرف الحسن (یہ احمد رضا خان صاحب کی تصنیف ہے) میں ترمذی سے نقل کیا کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی عہد نامہ پڑھے تو فرشتہ اسے مہر لگا کر قیامت تک کے لیے رکھ لے گا۔ جب بندے قبر سے اٹھائے جائیں گے تو فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لا کر ندا کرے گا کہ عہد والے کہاں ہیں؟ ان کو یہ عہد نامہ دیا جائے گا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ **عن طاؤس أنه أمر بهذه الكلمات ، فكتب في كفنه** .(الحرف الحسن) (جاء الحق از نعیمی : ۱/۳۳۹)

یہ بے سند اور جھوٹی روایت ہے۔ شرعی احکام کی اس پر بنیاد ڈالنا اہل بدعت کا ہی وطیرہ ہو سکتا ہے۔ رہا طاؤس کا قول تو اس کا بھی حوالہ اور سند دونوں نہیں مل سکے۔

اس کے باوجود مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا، یہ دونوں کام جائز اور احادیثِ صحیحہ، اقوالِ فقہاء سے ثابت ہیں۔'' (جاء الحق از نعیمی : ۱/۳۳۶)

وہ احادیثِ صحیحہ کہاں ہیں؟ اگر بے سند روایات کا نام احادیثِ صحیحہ ہے تو پھر جھوٹ کسے کہتے ہیں؟

قارئین کرام! آپ نے بدعات کے ثبوت پر دلائل ملاحظہ فرما لیے، اس کے باوجود نعیمی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صاحب لکھتے ہیں: ''میت کے لیے کفن وغیرہ پر ضرور عہد نامہ لکھا جاوے۔''

(جاء الحق از نعیمی : ۳۴۱/۱)

نعیمی صاحب ''فتاویٰ بزازیہ'' سے نقل کرتے ہیں:

''اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا تو امید ہے کہ اللہ اس کی بخشش کر دے اور اس کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ امام نصیر نے فرمایا کہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ لکھنا جائز ہے اور مروی ہے کہ فاروقِ اعظم کے اصطبل کے گھوڑوں کے رانوں پر لکھا تھا: حُبِسَ فی سبیل اللہ۔'' (جاء الحق از نعیمی : ۱/۳۳۹۔۳۴۰)

بدعات کے شیدائی دلائل سے تہی دست ہوتے ہیں۔ ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا'' کے مصداق ''مفتی'' صاحب نے کیسی دلیل پیش کی کہ فاروقِ اعظم کے اصطبل کے گھوڑوں کے رانوں پر لکھا تھا۔ یہ کائنات کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اس کا معتبر حوالہ اور سند پیش کی جائے۔ پھر بھی کہاں گھوڑوں کے رانوں پر مذکورہ الفاظ لکھنا اور کہاں میت کی پیشانی یا کفن پر کلمہ طیبہ لکھنا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

تین کام چھوڑ دو!

امام میمون بن مہران تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثلاث ارفضوهنّ ، سبّ أصحاب محمّد صلّی اللہ علیه وسلّم ، والنظر فی النجوم ، والنظر فی القدر .

''تین کاموں کو چھوڑ دو: (۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا کہنا (۲) ستاروں میں (بغرضِ تاثیر) غور وفکر (۳) تقدیر میں غور وخوض۔''

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل : ۱۹، وسندهٗ حسنٌ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعدادِ رکعاتِ وتر

غلام مصطفےٰ ظہیر امن پوری

نبی اکرم ﷺ سے نمازِ وتر کی ایک، تین، پانچ، سات اور نو رکعات ثابت ہیں۔

ایک رکعت نمازِ وتر:

ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: سئل الشافعي عن الوتر : أيجوز أن يوتر الرجل بواحدة ، ليس قبلها شيء ؟ قال : نعم ، والذي أختار أن أصلّي عشر ركعات ، ثمّ أوتر بواحدة ، فقلت للشافعيّ : فما الحجة في أنّ الوتر يجوز بواحدة ؟ فقال : الحجة فيه السنّة والآثار .

''امام شافعی رحمہ اللہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آدمی ایک وتر ایسے پڑھے کہ اس سے پہلے کوئی نماز نہ ہو تو کیا جائز ہے؟ فرمایا، ہاں، جائز ہے، لیکن میں پسند یہ کرتا ہوں کہ دس رکعات پڑھ کر پھر ایک وتر پڑھوں۔ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک وتر کے جائز ہونے کی کیا دلیل ہے؟ فرمایا: اس بارے میں سنتِ رسول اور آثارِ سلف دلیل ہیں۔''

(السنن الصغرىٰ للبيهقي : ٥٩٣ ، وسنده حسن)

سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صلاة الليل مثنى مثنى ، فإذا خشي أحدكم الصبح صلّى ركعة واحدة ، توتر له ما قد صلّى .

''رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ جب تم میں سے کوئی صبح ہونے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے۔ وہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔''

(صحيح البخاري : ٩٩٠ ، صحيح مسلم : ٧٤٩)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صحیح مسلم (۷۴۹/۱۵۸) کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ویوتر برکعة من آخر اللیل ۔ ''رات کے آخری حصے میں ایک رات وتر پڑھ لے۔''

صحیح مسلم (۷۵۲، ۷۵۳) میں سیدنا ابنِ عمر اور سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الوتر رکعة من آخر اللیل ۔

''وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت کا نام ہے۔''

صحیح مسلم (۷۴۹/۱۵۹) کی ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

صلاة اللیل مثنیٰ مثنیٰ ، فإذا رأیت أنّ الصبح یدرککک ، فأوتر بواحدة ۔

''رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، جب تو دیکھے کہ صبح ہونے کو ہے تو ایک وتر پڑھ لے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: إنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلّی باللیل إحدی عشرة رکعة ، یوتر منها بواحدة ، فإذا فرغ منها اضطجع علی شقه الأیمن ، حتّی یأتیه المؤذن ، فیصلّی رکعتین خفیفتین ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ان میں سے ایک وتر ادا فرماتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مؤذن آتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہلکی سی رکعتیں (فجر کی سنتیں) ادا فرماتے۔''

(صحیح البخاری : ۹۹۴، صحیح مسلم : ۷۳۶، واللفظ لہ)

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الوتر حقّ ، فمن شاء أوتر بسبع ، ومن شاء أوتر بخمس ، ومن شاء أوتر بثلاث ، ومن شاء أوتر بواحدة ۔ ''وتر حق ہیں۔ جو چاہے سات پڑھے۔ جو چاہے پانچ پڑھے۔ جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے۔''

(سنن ابی داؤد : ۱۴۲۲، سنن النسائی : ۱۷۱۱، سنن ابن ماجه : ۱۱۹۰، وسندهٗ صحیح)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (۲۴۱۰) اور حافظ ابن الملقن (البدر المنیر : ۲۹۶/۴) نے "صحیح" قرار دیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر "صحیح" قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: أنّ النبیّ صلّی اللہ علیه وسلم أوتر برکعة . "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت وتر ادا فرمایا۔"

(سنن الدارقطنی : ١٦٥٦، وسندہٗ صحیحٌ)

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

أوتر برکعة . "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت وتر پڑھا۔"

(صحیح ابن حبان : ٢٤٢٤، وسندہٗ صحیحٌ)

ابنِ ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا۔ ان کے پاس سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے غلام بھی موجود تھے۔ انہوں نے آکر سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دعه ، فإنّه قد صحب رسول اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم . "ان کو چھوڑو، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔"

(صحیح البخاری : ٣٧٦٤)

صحیح بخاری ہی کی ایک روایت (۳۷۶۵) میں ہے کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

إنّه فقیه . "وہ فقیہ ہیں۔"

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: إنّ معاویة أوتر برکعة ، فأنکر ذلک علیه ، فسئل ابن عبّاس ، فقال : أصاب السنّة .

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا، ان پر اس چیز کا اعتراض کیا گیا۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سنت پر عمل کیا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبة : ٢٩١/٢، وسندہٗ صحیحٌ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایک رکعت وتر سنت ہے، فقیہ کی نشانی بھی یہ ہے کہ وہ ایک رکعت وتر کا قائل و فاعل ہوتا ہے۔ سیدنا معاویہ اور سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہم دو جلیل القدر صحابی ایک رکعت وتر کے قائل و فاعل ہیں۔ آیئے دیگر صحابہ کرام کا عمل دیکھتے ہیں:

ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ اگر میں سفر میں ہوں تو کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ركعة من آخر الليل.

''رات کے آخری حصے میں ایک رکعت پڑھ لو۔''

(مصنف ابن ابی شیبة : ۲/۳۰۱، وسندهٗ صحیحٌ)

عبدالرحمٰن تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آج رات قیام اللیل پر مجھ سے کوئی سبقت نہ لے جائے گا۔ میں اٹھا تو اپنے پیچھے ایک آدمی کی آہٹ پائی۔ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ایک طرف ہٹ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، قرآنِ کریم شروع کیا اور ختم کر دیا، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا۔ میں نے سوچا: شیخ بھول گئے ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ نے ایک ہی رکعت وتر ادا کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ یہ میرا وتر ہے۔'' (شرح معانی الآثار للطحاوی : ۱/۲۹٤، سنن الدارقطنی : ۲/۳٤، ح : ۱٦٥٦۔۱٦٥۸، وسندهٗ حسنٌ)

عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نمازِ عشاء پڑھائی، پھر مسجد کے ایک کونے میں ایک رکعت ادا کی۔ میں آپ کے پیچھے گیا اور عرض کیا: اے ابواسحاق! یہ کیسی رکعت ہے؟ فرمایا: وتر، أنام عليه. ''یہ وتر ہے، جو پڑھ کر میں سو رہا ہوں۔'' عمرو بن مرۃ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات مصعب بن سعد کو بتائی تو انہوں نے کہا: سعد رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی : ۱/۲۹٥، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر رضی اللہ عنہ جن کے چہرے پر فتح مکہ کے موقع پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نے ہاتھ پھیرا تھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ جو کہ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، نمازِ عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس سے زیادہ نہ پڑھتے تھے، حتی کہ رات کے وسط میں قیام کرتے تھے۔ (معرفة السنن والآثار للبیهقی : ۲/ ۳۱۴، ح : ۱۳۹۰، صحیح البخاری : ۶۳۵۶، وسندہٗ صحیح)

نافع رحمہ اللہ، سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

أنه كان يوتر بركعة . "آپ رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔"

(الاوسط لابن المنذر : ۵/ ۱۷۹، وسندہٗ صحیح)

ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مکہ و مدینہ کے درمیان عشا کی نماز دو رکعت ادا کی، پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر پڑھا۔ (الاوسط لابن المنذر : ۵/ ۱۷۹، وسندہٗ صحیح)

جریر بن حازم بیان کرتے ہیں: **سألت عطاءً : أوتر بركعة ؟ فقال : نعم ، إن شئت .** "میں نے امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا میں ایک رکعت وتر پڑھ لیا کروں؟ فرمایا، ہاں اگر چاہے تو پڑھ لیا کر۔"

(مصنف ابن ابی شیبة : ۲/ ۲۹۲، وسندہٗ صحیح)

ابنِ عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر آدمی سو گیا اور صبح ہوگئی تو کیا صبح ہونے کے بعد وہ ایک رکعت وتر پڑھ لے؟ فرمایا:

لا أعلم به بأسا . "میں اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتا۔"

(مصنف ابن ابی شیبة : ۲/ ۲۹۰، وسندہٗ صحیح)

ایک، تین، پانچ اور سات وتر احناف کی نظر میں

ایک، تین، پانچ اور سات رکعت وتر پڑھنا جائز ہیں۔ اب ہم مقلدین کی معتبر کتب کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں:

① مشہور حنفی جناب عبدالحئی لکھنوی صاحب لکھتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وقد صحّ من جمع من الصحابة أنهم أوتروا بواحدة ، دون تقدّم نفل قبلها . ''صحابہ کرام کی ایک جماعت سے یہ بات صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے پہلے کوئی نفل پڑھے بغیر ایک رکعت وتر ادا کیا۔'' (التعليق الممجد للكنوى : ۵۰۸/۱)

② علامہ سندھی حنفی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

هذا صريح في جواز الوتر بواحدة . ''یہ حدیث ایک وتر کے جائز ہونے میں واضح ہے۔'' (حاشية السندى على النسائى : ۳۰/۲)

③ جناب انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

نعم ، ثابت عن بعض الصحابة بلا ريب . ''ہاں، بعض صحابہ کرام سے بلاشک وشبہ ایک وتر پڑھنا ثابت ہے۔'' (العرف الشذى للكشميرى : ۱۲/۲)

④ جناب عبدالشکور فاروقی لکھنوی دیوبندی لکھتے ہیں:

''یہ (صرف تین وتر پڑھنا) مذہب امام صاحب کا ہے۔ ان کے نزدیک ایک رکعت کی وتر جائز نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک وتر میں ایک رکعت بھی جائز ہے۔ دونوں طرف بکثرت احادیثِ صحیحہ موجود ہیں۔'' (علم الفقه از عبد الشكور اللكنوى : حصه دوم : ۱۸۲)

تنبیہ نمبر ① : بعض الناس پر لازم ہے کہ وہ اپنے امام سے ایک رکعت وتر کا عدمِ جواز بسندِ صحیح ثابت کریں۔

تنبیہ نمبر ② : جس روایت میں تین وتر ہے ذکر ہے، اس سے ایک یا پانچ رکعت وتر کی نفی نہیں ہوتی۔

⑤ جناب خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی لکھتے ہیں:

''وتر کی رکعت احادیثِ صحاح میں موجود اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہما صحابہ کرام اس کے مقر اور مالک رحمہ اللہ وشافعی رحمہ اللہ واحمد رحمہ اللہ کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرنا ان سب پر طعن ہے، کہو اب ایمان کا کیا ٹھکانہ؟۔۔۔" (براھین قاطعہ : ص ۷)

یاد رہے کہ اس کتاب پر جناب رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی تقریظ بھی ہے۔

سہارنپوری دیوبندی صاحب کی عبارت سے بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک رکعت وتر پر طعن کرنے والے بے ایمان ہیں۔

(۶) جب بعض لوگوں نے جناب سہارنپوری کی مذکورہ بالا کتاب پر اعتراضات کیے تو ان کے ردّ وجواب میں دیوبندیوں کے عقیدۂ وحدت الوجود کے امام حاجی امداد اللہ "مکی" دیوبندی صاحب لکھتے ہیں: "ایسے ہی ایک وتر کی بحث میں جو آپ نے لکھا ہے کہ صاحبِ "براہین" کا اعتراض امام صاحب وصاحبین تک پہنچتا ہے۔ یہ تو محض تعصب یا سفاہت ہے۔ صاحبِ "براہین" اس شخص کو ردّ کرتے ہیں، جو عموماً ایک وتر پڑھنے والوں پر طعن کرے، کیونکہ ایک وتر پڑھنے والے بعض صحابہ وائمہ بھی ہیں۔ حضرت امام وصاحبین نے کب ایک وتر پڑھنے والوں پر طعن کیا ہے اور وہ کب طعن کر سکتے ہیں کہ اس طرف بھی صحابہ کبار اور ائمہ خیار ہیں۔ صاحبِ "انوارِ ساطعہ" نے چونکہ بالعموم ایک وتر پڑھنے والوں کو مطعون کیا تھا، حالانکہ ان میں صحابہ وائمہ ہیں۔ اس کو متنبہ کیا ہے اور اس گستاخی سے روکا ہے۔"

(یہ تحریر براھین کے آخر میں ملحق ھے : ص ۲۸۰)

(۷) اس تحریر کے ایک مقلد محشی لکھتے ہیں:

"پس معترض کا یہ کہنا کہ "براہین" کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب وصاحبین کے ایمان کا بھی کیا ٹھکانہ، نہایت حمق وشقاوت ہے، کیونکہ ان حضرات نے ایک وتر پڑھنے والوں صحابہ وائمہ کو کبھی طعن نہیں کیا اور نہ کلماتِ تحقیر ان حضرات کی شان میں لکھے۔ مؤلفِ "انوارِ ساطعہ" نے بالعموم ایک وتر پڑھنے والوں کی نسبت کلماتِ ناشائستہ لکھے، اس لیے اس کو گستاخی سے روکا گیا ہے اور سمجھایا گیا ہے کہ تحقیر احادیث وتحقیر سلف میں ایمان کا ٹھکانا نہیں۔ اگر مؤلفِ "انوارِ ساطعہ" کہے کہ میری مراد حضرت صحابہ وائمہ قائلین وتر واحد پر اعتراض کرنا نہیں تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے، کیونکہ اس کتاب میں با لتعمیم ایک وتر پڑھنے والوں پر اعتراض کیا ہے۔ حکم شرعی ظاہر پر ہے اور پھر سلف ہوں یا خلف، جس امر میں وہ متبع حدیثِ نبوی ہیں، اس فعل پر اعتراض نہیں ہوسکتا اور نہ اس کی تحقیر زیبا اعتراض جس پر ہے، کسی احادیث یا اتباع ہونے کی وجہ سے ہے، ورنہ چاہیے کہ فرقِ باطلہ واہلِ ہویٰ جن عقائد واعمال میں اہلِ حق کے موافق ہیں، ان عقائد واعمال میں بھی اعتراض کیا جائے، پھر جب ایک وتر کے قائلین بھی صحابہ واہل سنت ہیں تو اس فعل پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟'' (ایضاً : ص ۲۸۰)

⑧ جناب سہارنپوری کی تائید اور مؤلف ''انوارِ ساطعہ'' کے ردّ میں مشہور مقلد جناب محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں: ''(عبدالسمیع رامپوری مؤلفِ انوارِ ساطعہ نے) وتر کی ایک رکعت پڑھنے والوں پر سخت الفاظ کے ساتھ طعن کیا ہے۔ خیر اور تو وہی پرانا رونا ہے، جو مؤلف مذکور (عبدالسمیع) کے سلف کر چکے تھے، مگر وتر کی ایک رکعت پڑھنے والوں پر جس کے بارے میں احادیثِ صحاح موجود ہیں اور بعض ائمہ مثل امام شافعی وامام احمد وغیرہ رحمہم اللہ کا وہ مذہب ہے۔ زبان درازی کرنا مؤلف مذکور کا ہی حصہ ہے۔ یہ جدا قصہ ہے کہ علمائے حنفیہ رحمہم اللہ کا یہ مذہب بوجہ اور دلائل کے نہ ہو، مگر فقط اس امر سے ایک دوسرے پر طعن نہیں کرسکتا۔''

(الجهد المقل فی تنزیه المعز والمذل از محمود الحسن دیوبندی : ص ۱۷)

⑨ اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کہتے ہیں:

''بعض لوگوں نے نزدیک وتر ایک رکعت ہے اور بعض کے نزدیک تین ہیں اور بعض کے نزدیک پانچ ہیں اور ان سب میں تاویل مذکور جاری ہوسکتی ہے، مگر میرے نزدیک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تینوں طرح ثابت ہے۔'' (تقریر ترمذی از تھانوی : ۱۳۶)

اس کتاب پر جناب تقی عثمانی دیوبندی صاحب کا مقدمہ موجود ہے۔

⑩ جناب اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب اپنے استاذ جناب شیخ محمد تھانوی صاحب دیوبندی سے نقل کرتے ہیں: ''(اہل حدیث) وتر کی تمام احادیث میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے ایک رکعت والی حدیث پسند کی ہے، حالانکہ تین رکعتیں بھی آئیں ہیں، پانچ بھی آئی ہیں، سات بھی آئی ہیں۔" (قصص الاکابر از تھانوی : ۱۲۲)

جناب تھانوی صاحب کا یہ بہتان ہے کہ اہل حدیث نے ایک رکعت والی حدیث پسند کی ہے، جبکہ اہل حدیث ایک رکعت کے علاوہ تین، پانچ اور سات رکعت وتر کی احادیث کو بھی ناپسند نہیں کرتے، بلکہ ان کے بھی قائل وفاعل ہیں۔ والحمدللہ علی ذلک!

(۱۱) جناب احمد سعید کاظمی بریلوی لکھتے ہیں: "یعنی علامہ کرمانی نے فرمایا کہ حضرت قاسم بن محمد (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) کے قول اِنَّ کُلًّا کے معنیٰ یہ ہیں کہ وتر ایک رکعت، تین رکعت اور پانچ رکعتیں اور سات وغیرہ سب جائز ہیں۔"

(مقالات کاظمی ، حصہ سوم : ۴۸۸)

(۱۲) جناب احمد یار خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

"حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) وتر ایک رکعت پڑھتے تھے، تین یا پانچ پڑھتے تھے، سات پڑھتے تھے تو گیارہ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔" (جاء الحق از نعیمی ، جلد دوم : ص ۲۶۳)

لمحہ فکریہ!

جناب سرفراز خان صفدر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

"صد افسوس ہے کہ اس نازک دور میں جبکہ عیسائیت اور پرویزیت، کمیونزم اور دہریت اور قادیانیت وغیرہا حضرات صحابہ کرام اور ائمہ اسلام اور اہل حق سے بدظنی اور بے اعتمادی پیدا کرنے کے منصوبے کر رہی ہیں، تو اپنی ہی جماعت میں حیات النبی کا مسئلہ تشتت وافتراق کا ذریعہ بن رہا ہے اور ایک ہی مادرِ علم کے پستانوں سے شیر روحانیت پینے والے ایک دوسرے سے بعید اور متنفر ہوتے جا رہے ہیں، بلکہ ایک چھوٹا سا طائفہ اپنے اکابر کے مسلک اور واضح عبارات کی غلط اور بے جا تاویلات کر رہا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ!

(آنکھوں کی ٹھنڈک از صفدر : ص ۱۷)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دعائے استفتاح!

ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورۂ فاتحہ کی قرائت سے پہلے چپکے چپکے درج ذیل دعائیں پڑھتے تھے:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) اور (سورۂ فاتحہ کی) قرائت کے درمیان تھوڑی دیر خاموشی اختیار کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: **اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ .**

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دُوری ڈال دے، جس طرح مشرق ومغرب کے درمیان تو نے دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک وصاف کر دے، جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔'' (صحیح البخاری: ۷۴۴، صحیح مسلم: ۵۹۸)

② سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . ''اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف وثنا ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند وبرتر ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس کے بعد تین بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور تین بار اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا (اللہ سب سے بڑا ہے) پڑھتے تھے۔

اس کے بعد (یوں تعوذ) پڑھتے تھے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ. ''میں شیطان مردود اور اس کے وسوسے، جنون وتکبر اور فریب وسحر سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے۔'' پھر آپ سورۂ فاتحہ کی قراءت کرتے تھے۔

(سنن ابی داوٗد: ۷۷۵، واللفظ له، سنن النسائی: ۹۰۰، سنن الترمذی: ۲۴۲، سنن ابن ماجه: ۸۰۴، مسند الامام احمد: ۳/ ۵۰، ۶۹، وسندهٗ حسنٌ)

اس کے راوی جعفر بن سلیمان الضبعی کی جمہور نے توثیق کر رکھی ہے۔ یہ صحیح مسلم کا راوی ہے اور ''حسن الحدیث'' ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

صدوق، صالح، ثقة مشهور. ''سچا ہے، نیک ہے، مشہور ثقہ ہے۔''

(المغني للذهبي: ۱/ ۲۰۹)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کو ''ثقہ'' کہا ہے۔ (تغليق التعليق لابن حجر: ۲/ ۵۳)

اس حدیث کے دوسرے راوی علی بن علی الرفاعی کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ الرازی، امام ابوحاتم الرازی اور جمہور رحمہم اللہ نے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے تیسرے راوی علی بن داوٗد ابوالمتوکل الناجی ''ثقہ'' ہیں۔

(تقریب التهذيب لابن حجر: ۴۷۳۱)

اس حدیث کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: رواه أحمد، ورجاله ثقات. ''اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مجمع الزوائد: ۴/ ۲۳۸)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: هذا حديث حسن، وقد وثق عليّ بن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عليّ ابن معين وأحمد وأبو حاتم وآخرون ، وسائر رواته رواة الصحيح .

"یہ حدیث حسن ہے۔علی بن علی کو امام ابن معین، امام احمد بن حنبل، امام ابو حاتم اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔اس کے باقی راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔"

(نتائج الافکار لابن حجر : ۱/۴۱۳-۴۱۴)

③ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لَا شَرِيكَ لَهُ . "اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف وثنا ہے۔تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند وبرتر ہے۔تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔میں نے اپنا چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض وسماء کو پیدا کرنے والا ہے۔میں حنیف ہوں، شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

(السنن الکبری للبیهقی : ۲/۳۵، وسندہٗ صحیحٌ)

④ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِکُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُکَ ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي ، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا ، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لأحْسَنِهَا إلَّا أنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إلَّا أنْتَ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إلَيْكَ ، أنَا بِكَ وَإلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، أسْتَغْفِرُكَ وَأتُوبُ إلَيْكَ .

''میں نے اپنا چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض وسماء کو پیدا کرنے والا ہے۔ میں حنیف (ہر مذہب سے الگ ہو کر اسلام کو ماننے اور اس پر ثابت قدم رہنے والا) ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرا سوا کوئی الہٰ نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کہ تیرے سوا کوئی بھی اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا اور برے اخلاق سے مجھے باز رکھ کہ تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو دور نہیں کر سکتا۔ میں بار بار حاضر ہوں۔ ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ برائی تیری طرف منسوب نہیں ہے۔ میں تیرے ساتھ ہی قائم ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ تو بہت بابرکت اور بلند ہے۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم : ۷۷۱)

⑤ محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نوافل کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کہتے: اَللّٰهُ أكْبَرُ ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ ، وَأنَا أوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ، اَللّٰهُمَّ أنْتَ الْمَلِكُ ، لَا إلٰهَ إلَّا أنْتَ ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ .

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں نے اپنا چہرہ اس (اللہ) کی طرف متوجہ کیا ہے، جو ارض وسماء

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کو پیدا کرنے والا ہے۔ میں حنیف (ہر مذہب سے الگ ہو کر اسلام کو ماننے اور اس پر ثابت قدم رہنے والا) ہوں۔ میں مسلمان ہوں، مشرک نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا ربّ ہے، اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔ مجھے اسی کا حکم ہے۔ میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔ تو پاک ہے، تیری ہی تعریف وثنا ہے۔" اس کے آپ ﷺ بعد قرائت کرتے۔

(سنن النسائی : ۸۹۹، وسندہٗ حسنٌ)

فائدہ نمبر ① : اسود بن یزید تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ، وَلاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ. پھر اس کے بعد تعوذ پڑھتے تھے۔

(سنن الدارقطنی : ۱/۳۰۰، ح : ۱۱۳۳، وسندہٗ صحیحٌ)

فائدہ نمبر ② : ابووائل (شقیق بن سلمہ) تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو کہتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ، وَلاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ. "آپ ہمیں یہ دعا سناتے (بلند آواز سے پڑھتے) تھے۔

(سنن الدارقطنی : ۱/۳۰۲، ح : ۱۱۴۱، وسندہٗ حسنٌ)

اس کے راوی ابوبکر بن عیاش جمہور کے نزدیک "حسن الحدیث" ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: **أحد الأعلام، ثقة، یغلط.** "بڑے بڑے علمائے کرام میں سے ایک تھے، ثقہ تھے، کبھی غلطی کرتے تھے۔" (المغنی : ۲/۵۷۲)

فائدہ نمبر ③ : امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فإذا قمت إلى الصلاة المكتوبة ، فكبّر ، وارفع يديک ، ثمّ قل :
سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ ، وَلَا إِلٰهَ غَیْرُکَ . ثمّ اقرأ : بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم فی نفسک ، ثمّ اجهر بالحمد للّٰه ربّ العالمین ، یعنی فی صلاۃ الجهر . ”جب تو (امام) فرض نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ اور رفع الیدین کر، پھر یہ دعا پڑھ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ ، وَلَا إِلٰهَ غَیْرُکَ . پھر جہری نماز میں آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ، پھر سورۂ فاتحہ اونچی آواز سے پڑھ۔“

(الانصاف لابن عبد البر : ۳۱، وسندہٗ صحیحٌ)

⑥ سیدہ ام رافع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے ایسے عمل کی طرف رہنمائی دیں، جس پر اللہ تعالیٰ مجھے اجر و ثواب سے نوازے۔ (فرمایا) جب تو نماز کے لیے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ ، دس بار لا الٰہ الا اللہ ، دس بار الحمد للہ ، دس بار اللہ اکبر اور دس بار استغفر اللہ کہہ۔ جب تو دس بار سبحان اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو لا الٰہ الا اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو الحمد للہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو اللہ اکبر کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لیے ہے۔ جب تو استغفر اللہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً میں نے تجھے معاف فرما دیا ہے۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی : ۱۰۸، وسندہٗ حسنٌ)

اس کا راوی عطاف بن خالد ”حسن الحدیث“ ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ ابن معین، امام ابوزرعہ، امام عجلی، امام ابنِ عدی اور جمہور رحمہم اللہ نے ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔

⑦ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوئے تو یہ کلمات پڑھ رہے تھے:

تین بار اَللّٰهُ أَکْبَرُ کَبِیْرًا (اللہ سب سے بڑا ہے) تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(اللہ تعالیٰ کی بکثرت تعریفیں ہیں) اور تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّأَصِیْلًا (میں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں) ، (اس کے بعد یوں تعوذ پڑھتے تھے):

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ.

''اے اللہ! میں مردود شیطان اور اس کے وسوسوں، جنون وتکبر اور فریب وسحر سے تیری پناہ لیتا ہوں۔'' (مسند الامام احمد : ٤/٨٥، سنن ابی داؤد : ٧٦٤، مسند علی بن الجعد : ١٠٥، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (١٨٠)، امام ابنِ خزیمہ (٤٦٨)، امام ابنِ حبان (١٧٧٩، ١٧٨٠) اور امام حاکم (١/ ٢٣٥) رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ اس کے راوی عاصم بن عمیر العنزی کی امام ابن الجارود، امام ابنِ خزیمہ، امام ابنِ حبان، امام حاکم اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ نے ان کی حدیث کی تصحیح کر کے توثیق کی ہے، لہٰذا یہ ''حسن الحدیث'' ہیں۔ صحیح ابن حبان وغیرہ میں یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ نَّفْخِہٖ وَھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ.

(٨) سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے کہ قوم میں سے ایک آدمی نے یہ کلمات کہے:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّأَصِیْلًا.

''اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی بکثرت تعریفیں ہیں، میں صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے کلمات کہنے والا کون تھا؟ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔

سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے، تب سے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔ (صحیح مسلم : ٦٠١)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

Monthly Al-Sunnah Jhelum

ہمارا عزم

☆ سلف صالحین کے منہج کے مطابق قرآن وسنت کا فہم

☆ سلف صالحین کے طریق پر عقیدۂ توحید کا احیاء

☆ بدعات وخرافات کا علمی اور تحقیقی رد

☆ اصولِ محدثین کے مطابق دفاعِ حدیث

☆ روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ مسائل کا قرآن وحدیث کی روشنی میں حل

☆ سلفی المنہج، غیور اور فکری اہل حدیث افراد کی تیاری

☆ اہل القرآن والسنہ والاجماع سے خیر خواہی

جیسا کہ امامِ اوزاعی رحمہ اللہ (۱۵۷ھ) فرماتے ہیں:

اِصْبِرْ نَفْسَكَ عَلَى السُّنَّةِ ، وَقِفْ حَيْثُ وَقَفَ الْقَوْمُ ، وَقُلْ بِمَا قَالُوْا ، وَكُفَّ عَمَّا كَفُّوْا عَنْهُ ، وَاسْلُكْ سَبِيْلَ سَلَفِكَ الصَّالِحِ ، فَإِنَّهُ يَسَعُكَ مَا وَسِعَهُمْ

''سنت پر ڈٹ جا، وہیں ٹھہر، جہاں (سلف) لوگ ٹھہرے ہیں، وہی کہہ جوانہوں نے کہا، جس قول وفعل سے وہ رکے ہیں، اس سے تو بھی رک جا اور اپنے سلف صالحین کی راہ پر چلتا رہ، وہی چیز (قرآن وسنت) تجھے کافی ہو جائے گی، جو ان کو کافی ہوئی تھی۔''

(حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم الأصبہانی: ۱۴۳/۶ وسندہٗ صحیح)

قارئین کرام! ماہنامہ **السنۃ** آپ کا اپنا رسالہ ہے، خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھنے کی دعوت دیں، ہمیں آپ کی قیمتی آراء کا انتظار رہے گا، اپنے گراں قدر مشوروں سے نواز کر شکریہ کا موقع دیں

انٹرنیٹ پر **السنۃ** پڑھنے کے لئے

WWW. AL-SUNNAH.IRCPK.COM

www.ircpk.com

Printed by: Javed 0333-4167966